مُجدّدِ وقت

کون ہوسکتا ہے؟

(سنِ تصنیف: ــــ ھ بمطابق ــــ ء)

تصنیفِ لطیف

قاطع فتنہ قادیان

جناب بابو پیر بخش لاہوری

(بانی انجمن تائید الاسلام، ساکن بھاٹی دروازہ، مکان ذیلدار، لاہور)

Scanned by CamScanner

جناب میاں بابو پیر بخش صاحب لاہوری

جناب بابو پیر بخش کا شمار اہلسنّت و جماعت کی ان علمی شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے تحریر و تقریر کے ذریعے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔ محترم بابو پیر بخش بھاٹی دروازہ، لاہور کے رہنے والے تھے۔ موصوف نے ذریعہ معاش کے لئے محکمہ ڈاک کی ملازمت اختیار کی۔ تبلیغ دین و اشاعت اسلام کی خاطر ابتداء میں اپنے دوست بابو چراغ دین صاحب کے ساتھ ''انجمن حمایت الاسلام'' کی بنیاد رکھی اور اس میں سیکرٹری کی خدمات انجام دیں۔ پھر ''انجمن تائید الاسلام'' قائم کی اور اس کے تحت ایک ماہنامہ رسالہ بنام ''تائیدالاسلام'' کا اجراء کیا۔

جب بابو پیر بخش صاحب ملتان ہیڈ پوسٹ آفس میں ہیڈ کلرک کے عہدے پر معین تھے اس زمانے میں مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے دوستوں نے ہر جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اسلام کا حامی اور خیر خواہ مشہور کیا ہوا تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک دوست منشی الٰہی بخش بھی ملتان شہر کے رہنے والے تھے جن کی وساطت سے جناب بابو پیر بخش مرزا غلام احمد قادیانی کی مشہور کتاب ''براہین احمدیہ کا خریدار بنے اور مرزا غلام قادیانی کے مداحین میں شامل ہوئے۔ جولائی ۱۹۲۶ء کے انجمن تائید الاسلام کے شمارے کے ایک مضمون'' حالات مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کاذب لایعنی'' میں اپنے اس زمانے کو ذکر کرتے ہوئے جناب بابو پیر بخش لکھتے ہیں:

''براہین احمدیہ کے خریدار بنانے کے واسطے اور پیشگی قیمت وصول کر کے مرزا صاحب کے پاس بھیجنے کے واسطے منشی الٰہی بخش اکونٹینٹ و منشی عبدالحق صاحب اکونٹینٹ دورہ کے واسطے

Scanned by CamScanner

نکلے۔ میں اس زمانے میں ملتان ہیڈ پوسٹ آفس میں بعہدۂ ہیڈ کلرک معین تھا۔ میرے پاس یہ صاحبان پہنچے۔ اور چونکہ منشی الٰہی بخش صاحب ملتان شہر کے رہنے والے تھے، انہوں نے دعوت بھی کی اور مجھ کو خریدار بھی بنایا۔ اور میں بھی سلک معاونین و مداحین مرزا میں منسلک ہوا۔ غرض مرزا صاحب کو جو کچھ بنایا مولوی محمد حسین بٹالوی اور ان کے دوستوں نے مبالغہ آمیز مدح سرائیاں کیں۔ مرزا صاحب کو اسلام کا حامی و خیر خواہ مشہور کر دیا۔ اور ہر کہ و مہ مرزا صاحب کو اسلام کا پہلوان اور عقائد اسلام کا حامی کہنے لگا۔ اور مرزا صاحب کا وجود ہر ایک مسلمان اسلام کے واسطے غنیمت یقین کرنے لگا۔ اور مولوی محمد حسین نے اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں براہین احمدیہ کو مبالغہ آمیز خیالات میں کیا۔''

فروری ۱۹۱۲ء میں جناب بابو پیر بخش کو اپنے فرائض منصبی سے فرصت ملی اور وہ پنشن پر آ گئے۔ ملازمت سے فراغت کے بعد انہوں نے غلام احمد قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا اور اس فتنہ سے اچھی طرح آگاہ ہو گئے۔ بالآخر اس فتنہ کی سرکوبی کی ٹھان لی اور اسی سال ردقادیانیت پر کتاب ''معیار عقائد قادیانی'' تحریر فرمائی۔

معیار عقائد قادیانی کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''امابعد احقر العباد بابو پیر بخش پوسٹماسٹر حال گورنمنٹ پنشنر ساکن لاہور، بھاٹی دروازہ۔ برادران اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مجھ کو بہت مدت سے مرزا صاحب کی صفات سن کر اشتیاق تھا کہ ان کی تصنیفات کا مطالعہ کروں اور ممکن فائدہ اٹھاؤں۔ مگر چونکہ یہ کام فرصت کا تھا۔ اور مجھ کو ملازمت کی پابندی تھی۔ اور میرا محکمہ ڈاک بھی ایسا تھا کہ مجھ کو فرائض منصبی سے بہت کم فرصت ہوتی تھی جو کہ ضروریات انسانی میں بھی ملتفی نہ تھی۔ اسی واسطے میں اپنے شوق کو پورا نہ کر سکا۔ مگر اب مجھ کو بفضل خدا تعالیٰ بہ تقریب پنشن ماہ فروری ۱۹۱۲ء

Scanned by CamScanner

سے فرصت تھی۔ میں نے مرزا صاحب کی تصانیف دیکھی اور ان کی کتابیں فتح الاسلام، توضیح المرام، ازالۂ اوہام، حقیقۃ الوحی، براہین احمدیہ پڑھیں۔ قریباً تمام کو دعویٰ مسیح موعود اور آسمانی نشانات سے مملو پایا۔"

معیار عقائد قادیانی کی تصنیف کے بعد محترم بابو پیر بخش نے اس بے دین گروہ کے ہر پمفلیٹ اور ہر اشتہار کا جواب تحریر فرمایا اور قلیل عرصہ میں غلام احمد قادیانی کے ہر ہر دعوے کے رد پر مستقل کتب تحریر فرمادیں۔ جناب بابو پیر بخش مرحوم کی جملہ تصانیف نہایت سلیس اور مدلل ہیں۔ اب تک ادارہ تحفظ عقائد اسلام کو مصنف علام کی نو (۹) کتابیں حاصل ہو چکی ہیں جن کی سنین کے اعتبار سے ترتیب اس طرح ہے:

۱......	معیار عقائد قادیانی	۱۳۳۱ھ	۱۹۱۲ء
۲......	بشارت محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی	۱۳۳۷ھ	۱۹۱۸ء
۳......	کرشن قادیانی	۱۳۳۹ھ	۱۹۲۰ء
۴......	مباحثہ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی	۱۳۴۱ھ	۱۹۲۲ء
۵......	تحقیق صحیح فی تردید قبر مسیح	۱۳۴۱ھ	۱۹۲۲ء
۶......	الاستدلال الصحیح فی حیاۃ المسیح	۱۳۴۳ھ	۱۹۲۴ء
۷......	تردید نبوت قادیانی	۱۳۴۴ھ	۱۹۲۵ء
۸......	حافظ الایمان (فارسی / اردو)	۱۳۴۴ھ	۱۹۲۵ء
۹......	مجدد وقت کون ہوسکتا ہے؟	......	......

مذکورہ بالا کتب کے علاوہ مصنف موصوف کے رد قادیانیت پر درج ذیل پانچ کتب و رسائل کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۱..... لا مهدی الا عیسیٰ۔

۲..... اسلام کی فتح اور مرزائیت کی تازہ ترین شکست۔

۳..... تفریق درمیان اولیاءامت اور کاذب مدعیان نبوت ورسالت۔

۴..... ایک جھوٹی پیشین گوئی پر مرزائیوں کا شوروغل۔

۵..... حافظ الایمان (عربی)

اگر کسی کے پاس مصنف موصوف کے تفصیلی حالات زندگی اور مذکورہ بالا پانچ رسائل موجود ہوں تو ادارے کو ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

جناب بابو پیر بخش کی ان تصانیف کا تعارف اکثر ماہنامہ تائید الاسلام کے آخری صفحہ پر پیش کیا جاتا تھا۔ تائید الاسلام بابت جنوری ۱۹۳۲ء کے آخری صفحہ پر تردید نبوت قادیانی کا تعارف اس طرح پیش کیا گیا ہے۔

تردید نبوت قادیانی

میر قاسم علی مرزائی کی ایک ہزار روپیہ انعام والی کتاب کا جواب

''برادران اسلام! میر قاسم علی مرزائی کی طرف سے ایک کتاب مسمی بہ کتاب ''النبوۃ فی خیر الامت'' شائع ہوئی ہے جس میں انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں اور رسولوں کا آنا نہ صرف ثابت کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہے تیرہ سو (۱۳۰۰) برس سے چلا آرہا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی یا رسول نہ آئے گا اوران کو مغضوب ومجذوم کہا ہے۔ اور عقلی ڈھکوسلے لگا کر مسلمانوں کو بہت دھوکے دیئے ہیں جن کا اظہار کرنا اور جواب دینا نہایت ضروری تھا۔ اسی لئے الحمدللہ کہ کتاب مذکور کا جواب ''تردید نبوت قادیانی'' ۲۳۲ صفحات پر خاکسار نے لکھ کر چھپوائی ہے۔''

Scanned by CamScanner

ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں آباد مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے آگاہی کے لئے جناب بابو پیر بخش صاحب کی بعض تصانیف کے عربی، فارسی اور انگریزی تراجم بھی کئے گئے اور انہیں افغانستان، مصر، شام، عراق اور افریقہ وغیرہ میں مفت تقسیم کیا گیا۔ ماہنامہ تائید الاسلام بابت دسمبر ۱۹۲۵ء میں لوگوں سے اس طرح گزارش کی گئی ہے:

ضروری گزارش

''برادران اسلام! خدا کے فضل سے یہ سال بھی ختم ہوا۔ اب آئندہ سال کے اخراجات کے واسطے انجمن کو سرمائے کی سخت ضرورت ہے۔ کیوں کہ اس سال معمولی اخراجات رسالہ کے ماہوار ایک کتاب ۴۸ صفحات کی مسمیٰ بہ ''حافظ ایمان از فتنہ قادیان'' فارسی زبان میں تصنیف کی گئی اور ۲۰×۲۲ سائز پر لکھوا کر چھپا کر مفت مسلمانان کابل وقندھار بخارا و بلوچستان وخوست وغیرہ علاقہ جات میں مفت تقسیم کی گئیں۔ کیوں کہ مرزائیوں کی طرف سے ان علاقہ جات میں خاص طور پر جدو جہد شروع ہوگئی تھی۔ اور فارسی زبان میں انجمن تائید الاسلام کی طرف سے کوئی کتاب شائع نہ ہوئی تھی۔

(۲) اسی کتاب کا ترجمہ عربی زبان میں کرا کر علاقہ مصر وشام وبیت المقدس وبصرہ وبغداد وغیرہ میں مفت تقسیم کی گئیں۔ جیسا کہ نقول چٹھیات سے آپ پر ثابت ہوگا۔

(۳) اسی کتاب کا انگریزی ترجمہ چھپوا کر علاقہ بمبئی، مدراس، مالا بار (ملبار)، بنگال، رنگون و برہما (برما) میں تقسیم کرایا گیا۔ یہ تمام اخراجات کا بوجھ انجمن کے مستقل سرمائے پر پڑھا۔''

تحریر وتصنیف کے علاوہ جناب بابو پیر بخش تقریر کے میدان میں بھی ایک خاص مقام کے حامل تھے۔ ۲۰ مارچ ۱۹۲۱ء کو منعقد ہونے والے'' جلسہ اسلامیان قادیان'' کی روداد بیان کرتے ہوئے محرر لکھتے ہیں:

Scanned by CamScanner

''جناب بابو صاحب موصوف نے اپنی ۱۶ صفحات کی نہایت مدلل اور دلچسپ مطبوعہ تقریر ''اثبات حیات مسیح'' مختصر مگر منکسرانہ تمہید کے بعد سنانی شروع کی۔ اس تقریر کی لطافت نے جلسہ میں ایک خاص شان پیدا کر دی۔ لفظ لفظ پر تحسین و آفرین کی صدائیں بلند ہوتی تھی۔'' ''درحقیقت جس تحقیق سے ایک مدلل اور مکمل بحث بابو صاحب نے ''اثبات حیات مسیح'' پر کی ہے، یہ انہیں کا حصہ تھا۔ کسی نے خوب کہا ہے ''لکل فن رجال ولکل قول مقال'' بابو صاحب کی طبیعت میں مناظرہ کا خاص ملکہ ودیعت ہے۔''

جناب بابو پیر بخش نے ایک دینی ادارے انجمن تائیدالاسلام کی بنیاد رکھی اور اس کے تحت ماہنامہ رسالہ بنام ''تائیدالاسلام، لاہور'' جاری کیا۔ انجمن کے تحت فتنہ قادیان کی جانب سے جاری ہونے والے اشتہارات اور پمفلیٹ اور مضامین اور تقاریر کا رد کیا جاتا اور عوام الناس کو حقائق سے آگاہ کیا جاتا۔ ماہنامہ رسالہ میں رد قادیانیت پر مضامین اور اقتباسات شائع کیے جاتے اور علماء اہلسنت کی رد قادیانیت پر مطبوعہ کتب سے بھی عوام و خواص کو مطلع کیا جاتا۔ انجمن تائیدالاسلام کی ۱۹۱۷ء کی ایک اشاعت کے سرورق کے اردگرد یہ اطلاع درج ہے:

''حجۃ اللہ البالغہ یعنی سیف چشتیائی مصنفہ علامہ زمان قطب دوران حضرت خواجہ سید مہر علی شاہ صاحب (زاداللہ فیوضہم)۔ دنیا بھر کے علماء نے تسلیم کیا ہے کہ عالمانہ نظر میں مرزا قادیانی کا رد اس سے بہتر نہیں کیا گیا۔''

رسالہ تائیدالاسلام ماہوار بابت ماہ نومبر ۱۹۲۰ء کے سرورق پر یہ اطلاع تحریر ہے:

''اطلاع: افادۃ الافہام مولفہ حضرت مولانا محمد انوار اللہ صاحب مرحوم (صدر الصدور، حیدرآباد، دکن) تردید مرزا میں یہ دو جلدوں کی ضخیم بے نظیر کتاب جو بڑی جستجو سے

Scanned by CamScanner

تین (۳) نسخے بہم پہنچائے گئے ہیں۔علما فوراً منگالیں۔“

جب مصنف موصوف نے بعض مصلحتوں کے تحت کچھ عرصہ کے لئے رسالہ تائید الاسلام کی اشاعت روک دی تو حضرت علامہ قاضی فضل احمد لدھیانوی (مصنف کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی) نے اس پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار”انقلاب زفاف حاضرہ“میں ان الفاظ میں فرمایا:

”ہمارے محترم دوست مولوی بابو پیر بخش صاحب نے رسالہ تائید الاسلام لاہور کو بند کردیا اورنہایت اہم دینی کام کو چھوڑ دیا۔“ (مطبوعہ رسالہ انجمن نعمانیہ، لاہور، ماہ جنوری ۱۹۲۹ء)

جناب بابو پیر بخش ۱۹۱۲ء میں اپنے عہدے سے فراغت کے بعد سے مسلسل سولہ سال تک مرزا قادیانی کے فتنے کا مقابلہ کرتے رہے اوران کے ہر فریب و دھوکہ دہی کا منہ توڑ جواب دیتے رہے۔ اپنی کتب، رسائل، مضامین اور اہلسنت کے دیگر بزرگوں کی تصانیف کے ذریعے لوگوں کے اس فتنہ سے مطلع و آگاہ کرتے رہے۔ جناب بابو پیر بخش نے اپنے انتھک مشن کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف اسلام دعاوی، عقائد باطلہ اور گمراہ کن الہامات کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ آخر کار عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کرتے ہوئے مئی ۱۹۲۷ء میں اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔

جناب بابو پیر بخش کے وصال کے بعد مئی ۱۹۲۷ء سے مئی ۱۹۳۲ء یعنی پانچ سال تک رسالہ تائید الاسلام کے اجراء کی ذمہ داری جناب میاں قمر الدین صاحب نے سنبھالیں۔ رسالہ تائید الاسلام، بابت ماہ جون ۱۹۳۲ء کے شمارے میں جناب بابو پیر بخش کی خدمات کو سراہتے ہوئے مضمون نویس رفیق محترم تحریر کرتے ہیں:

”تردید مرزائیت میں جن حضرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ان میں رسالہ تائید الاسلام کے بانی محترم جناب بابو پیر بخش صاحب مرحوم ومغفور ایک امتیازی خصوصیت رکھتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

جناب میاں صاحب نے پوسٹماسٹر کے عہدے سے پنشن لینے کے بعد بھاٹی دروازہ لاہور سے تردید مرزائیت کے لئے رسالہ تائید الاسلام کا اجراء کیا اور ان کی ذاتی قابلیت سے اس رسالہ کو یہاں تک ترقی دی کہ رسالہ نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ہند مثلاً افغانستان، افریقہ، مصر، شام، برما وغیرہ ممالک میں کثرت سے جانے لگا۔ میاں صاحب مرحوم نے اپنے مشن کو رسالہ تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ تردید مرزائیت میں کئی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ عربی اور انگریزی میں رسالے شائع کئے تاکہ اسلامی ممالک اور یورپ میں مرزائی حقیقت سے پورے طور پر آگاہ ہو جائیں۔ میانصاحب موصوف باوجود پیرانی سالی کے، جس جوان ہمتی سے اور تندہی کے ساتھ سولہ سال برس تک کا طویل عرصہ اس عظیم الشان کام کو سرانجام دیتے رہے، یہ انہیں کا حصہ تھا۔ یقیناً نصرت الٰہی ان کی مددگار اور مؤید تھی۔ اسی لئے ان کا مشن دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا گیا۔ مرزائیوں سے پوچھئے جن کے سینے پر ان کی تحریریں مونگ دلتی رہتی رہیں اور ہر میدان میں مرزائیوں کو میاں صاحب کے مقابلہ میں ذلیل ترین شکست نصیب ہوتی رہی۔ آخر وہ وقت آپہنچا کہ جب ہر ایک انسان دنیوی تعلقات کو چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی کے ہاں جانے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ وفات سے پہلے میاں صاحب نے رسالہ کا فنڈ اور کتب خانہ ٹرسٹیز مقرر فرمانے کے بعد محترمی ومکرمی جناب میاں قمر الدین صاحب رئیس اچھرہ کے سپرد فرمادیا اور خود مئی ۱۹۲۷ء میں دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ادارہ اپنی اس پندرھویں جلد میں جناب بابو پیر بخش مرحوم کی چار کتب شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے اور مزید کتب، رسائل اور مضامین سولہویں جلد میں انشاءاللہ طبع کئے جائیں گے۔ اس مجموعے میں چند کتب کی اصلاح طلب عبارات کی تصحیح کی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجدد کون ہوسکتا ہے؟

برادران اسلام! مرزائی لاہوری جماعت کی طرف سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت نے ایک چھوٹا سا رسالہ بنام ''بعثت مجدد دین'' شائع کیا ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب صرف مجدد دین محمدی تھے۔ اور رسالت و نبوت کا الزام ان پر جھوٹا ہے۔ وہ ایک امتی محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ اور جس طرح خدا تعالیٰ دوسرے مجدد دین امت محمدی کے ساتھ ہم کلام ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب سے بھی خدا تعالیٰ ہم کلام ہوا۔ اور ان کو اس چودھویں صدی کا مجدد مقرر کیا۔ پس مرزا صاحب صرف ایک مجدد دوسرے مجددوں کی طرح تجدید دین کے واسطے مبعوث ہوئے تھے۔ نبوت اور رسالت کا ان کو ہرگز دعویٰ نہ تھا۔ مولوی صاحب نے مجدد کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے مگر وہ بات جو ایک مجدد کو ان لوگوں سے ممیز کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کا خاص تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس سے ہم کلام ہو۔ اور بعض غلطیوں کی اصلاح کے لئے مامور کرے۔ (دیکھو صفحہ نمبر ۳)۔ مضمون بہت طویل ہے اصل مطلب کی بات اسی قدر ہے کہ ''مجدد تجدید دین کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے اس کو شرف ہم کلام ہوتا ہے''۔ مولوی محمد علی صاحب کے مسلمان مشکور ہیں کہ انہوں نے خود ہی فیصلہ حق کا اصول بیان فرما دیا کہ ''مجدد وہ ہے جو تجدید دین کرے اور غلطیوں کو دور کرے۔ اور خدا تعالیٰ سے شرف ہم کلامی رکھتا ہو''۔ پس اگر مرزا صاحب یا کسی اور شخص میں جب یہ حقیقت تجدد دین کی ہو تو وہ بیشک مجدد ہے۔ اور اگر تجدید نہ کرے اور شرک و کفر و الحاد و نیچریت و دہریت سکھلا دے تو وہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک

Scanned by CamScanner

مجدد نہیں۔ پس مولوی صاحب براہ مہربانی وہمدردی واخوت اسلامی اپنے اسی اصول پر قائم رہیں کہ بلا دلیل مرزا صاحب قادیانی کو مجدد منوانے کی کوشش نہ فرمائیں۔ پہلے ثبوت پیش کریں کہ مرزا صاحب نے یہ تجدید دین محمدی کی اور اس سنت نبوی کو جو مردہ تھی تازہ کیا۔ تو ہم ماننے کو تیار ہیں اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مرزا صاحب نے بجائے تجدید اسلامی مسائل کے 'تجدید مسائل عیسایت کی' تجدید دین یہودیت کی' تجدید مذہب آریہ واہل ہنود کے مسائل کی' کی۔ تو پھر وہ مولوی صاحب کے اقرار سے مجدد ہونے کے اہل نہیں۔ اور نہ مسلمان ان کو مجدد مان سکتے ہیں۔ کیونکہ حضرت خلاصہ موجودات خاتم النبیین محمد ﷺ نے اپنی امت کو اس فتنہ قادیانی سے بچانے کے واسطے صاف صاف تیرہ سو برس پہلے ہی سے فرما دیا ہے: **ان بین یدی الساعة الدجال وبین یدی الدجال کذابون ثلاثون أو أکثر قیل ما آیتهم قال أن یاتو کم بسنة لم تکونوا علیها یغیرون بها سنتکم ودینکم فاذا رأیتموهم فاجتنبوهم وعادوهم** (رواہ الطبرانی عن ابن عمر)۔ یعنی طبرانی نے عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے دجال ہوگا۔ اور دجال سے پہلے تیس یا زیادہ کذاب یعنی مدعیان نبوت ہوں گے۔ پوچھا گیا کہ ان کی کیا نشانی ہے؟ فرمایا کہ وہ تمہارے پاس ایسا طریقہ لے کر آئیں گے جو ہمارے طریقہ کے برخلاف ہوگا' جس کے ذریعہ سے وہ تمہارا دین وطریقہ کو بدل ڈالیں گے۔ جب تم ایسا دیکھو تو تم ان سے پرہیز کرو۔ اور عداوت کرو۔ (دیکھو کنز العمال، جلد ۷ صفحہ ۱۷۱)

اس حدیث نبوی میں پیشگوئی ہے کہ جھوٹے تیس آئیں گے اور نبوت ورسالت کے دعوے کریں گے' اور وہ دجال ہوں گے۔ ان دنوں میری امت کو چاہیے کہ ان سے پرہیز کرے' بلکہ ان سے عداوت رکھے۔

اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات اور کشوف اور تحریرات کو

دیکھیں اگر وہ طریقہ رسول اللہ ﷺ وصحابہ کرام ومجددین عظام کے مطابق ہو تو بیشک مرزا صاحب کی پیروی کریں۔ اور اگر مرزا صاحب کے الہامات وکشوف وتحریرات رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے برخلاف ہوں تو پھر حسب فرمودہ حضور علیہ السلام جھوٹے مدعی نبوت و رسالت کی پیروی سے پرہیز کریں اور عداوت رکھیں۔ ہم ذیل میں مرزا صاحب کے الہامات وکشوف جن سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ یہ چال جو مرزا صاحب چلے ہیں کذابوں ودجالوں کی ہے جن سے پرہیز کا حکم ہے۔ اور عداوت رکھنے کا ارشاد نبوی ہے۔ جو شخص رسول اللہ ﷺ کا فرمودہ نہ مانے اور مرزائیوں سے میل جول رکھے وہ اس حدیث کے رو سے دجال کا گروہ ہے۔ اور اگر مرزا صاحب طریقہ محمدی پر قائم وثابت ہوں تو سب کا فرض ہے کہ مرزا صاحب کو مانیں۔ ذیل میں مرزا صاحب کے الہام مشتے نمونہ از خروارے لکھتے جاتے ہیں:

پہلا الہام مرزا صاحب: ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔
(لیکچر سیالکوٹ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۰۲ء)

دوسرا الہام مرزا صاحب: تو ہی آریوں کا بادشاہ۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ نمبر ۸۵)

تیسرا الہام مرزا صاحب: برہمن اوتار سے مقابلہ اچھا نہیں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹۷)

چوتھا الہام مرزا صاحب: یا قمر یا شمس انت منی وانا منک۔ اے چاند اے سورج تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۷۴)

مرزا صاحب کے یہ چاروں الہام اس خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتے جو قرآن شریف اور محمد رسول اللہ کا خدا ہے۔ کیونکہ ابن اللہ اوتار کا مسئلہ باطل ہے۔ جس کی تردید آج کل آریہ خود کر رہے ہیں۔ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور اس کی امت تیرہ سو برس سے اس مسئلہ اوتار کی تردید کرتے چلی آئی ہے۔ اوتار کے معنی خدا تعالیٰ کا انسانی شکل

Scanned by CamScanner

میں ظہور کرنے کے ہیں۔ چنانچہ ’’گیتا‘‘ میں لکھا ہے

چو بلیاد دیں ست گرد وہے نائیم خود را بہ شکل کے

یعنی خدا تعالیٰ خلقت کی ہدایت کے واسطے اوتار لے کر انسان بن کر آتا ہے۔ اور گمراہوں کو ہدایت کرتا ہے۔ مرزا صاحب نے خود اپنے اس الہام کی تشریح میں لکھا ہے کہ میں یعنی مرزا صاحب راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ حقیقت روحانی کے رو سے میں وہی ہوں۔ (دیکھو مورخہ ۱۲ نمبر ۱۹۰۲ء)۔ جو مرزا صاحب نے شاکرٹ میں دیا تھا۔ مرزا صاحب کا یہ فرمانا صریح قرآن شریف کے برخلاف ہے قرآن شریف فرماتا ہے کہ جو شخص کفر و اسلام کے درمیان راستہ اختیار کرے وہ کافر ہے: ﴿وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا﴾ ترجمہ: اور چاہتے ہیں کفر اور ایمان کے بیچ بیچ میں راستہ اختیار کریں۔ تو ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں۔ (النساء رکوع ۲۰)۔ اس حکم قرآنی سے ثابت ہے کہ کفر اور اسلام کے درمیان راستہ اختیار کرنے والے اسلام سے خارج ہیں۔ پس مرزا صاحب نے کفر و اسلام کے درمیان راستہ اختیار کیا کہ اوتار کا مسئلہ مانا اور خود کرشن اوتار بنے اور کرشن کا روحانی بروز یعنی اوتار ہونے کے مدعی ہوئے اور برہمن اوتار بنے۔ اور آریہ قوم کے روحانی بادشاہ ہوئے۔ تو اسلام سے خارج ہوئے کیونکہ کفر و اسلام کے درمیان راستہ اختیار کیا۔ اور حضرت خلاصہ موجودات محمد ﷺ اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کو جو کہ توحید کے قائل اور یوم الحساب اور حشر بالاجساد کے معتقد اور تعلیم دینے والے تھے ان کے ساتھ اوتاران اہل ہنود کو جو کہ تناسخ آواگون کے قائل قیامت کے منکر اور حلول اور اوتار کے معتقد تھے ملایا۔ اور سب کو نبی و رسول کا لقب دیا۔ اور اس طرح کفر و اسلام کو ملایا۔ اور قرآن کی صریح

Scanned by CamScanner

مخالفت کی اور خود ہی اقرار کرتے ہیں کہ ہندو مذہب کے راجہ کرشن کا بھی اوتار ہوں۔ اور حقیقت روحانی کے رو سے وہی ہوں۔ مگر نہایت افسوس ہے کہ اہل ہنود جن کے آباؤ اجداد ہزاروں برسوں سے اوتار کا مسئلہ مانتے آتے تھے وہ تو اسلام کی روشنی سے منور ہو کر اس لغو مسئلہ اوتار کی تردید کریں۔ اور مرزا صاحب جن کے آباؤ اجداد اس مسئلہ اوتار کو باطل قرار دیتے آئے تھے۔ وہ اس باطل مسئلہ کو اسلام میں داخل کریں۔ اور پھر اس پر مولوی صاحب کا دعویٰ کہ مجدد ہے اور غلطیاں دور کرنے آیا ہے۔

ع برعکس نہند نام زنگی کافور

نہیں تو اور کیا ہے۔ کیونکہ غلطی نکالنے کے عوض غلطی کو اسلام میں داخل کیا۔ مسلمان غور فرمائیں کہ ایک ہندو آریہ صاحب کس طرح معقول طریق سے مسئلہ اوتار کی تردید کرتے ہیں:

سب پرایشور کو ماننے والے آستک لوگ اس کو سرویک یعنی سب جگہ حاضر وناظر، سروشکتی مان یعنی قادر مطلق، اجما یعنی پیدائش سے بری، امر یعنی ناقابل فنا، انادی یعنی ہمیشہ سے موجود انیت یعنی بے حد وغیرہ صفات سے موصوف مانتے ہے۔ پھر ایسی صورت میں یہ مسئلہ اوتار کس طرح درست ہو سکتا ہے کہ قادر مطلق پرماتما خدا کو اپنے بندوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے انسان کا جسم اختیار کرنے کی ضرورت پڑے۔ انسانی جسم میں آنے سے تو وہ محدود ہو جاتا ہے۔ اور سب جگہ حاضر وناظر نہیں رہتا۔

(دیکھو صفحہ ۲۲ فصل ۳۴۔ سوانح عمری کرشن جی مصنفہ لالہ لاجپت رائے وکیل لاہور)

مولوی محمد علی صاحب غور فرمائیں اور خدا کو حاضر وناظر جان کر اپنے قلب سلیم سے دریافت کر کے جواب دیں کہ یہ مجدد کا کام ہے جو مرزا صاحب نے کیا کہ شرک وکفر

Scanned by CamScanner

کے مسئلہ اوتار کو جس کو اہل ہنود بھی باطل قرار دے رہے ہیں اسلام میں داخل کریں۔ اور پھر اس تخریب اسلام کا نام تجدید اسلام رکھیں۔ اور چشمۂ صافی توحید میں شرک کی نجاست ڈالیں اور انسان کو خدا بنا دیں اور اس کا نام خدمت اسلام رکھیں اور غلطی نکالنا فرمائیں۔ اور خود مجدد اسلام کہلائیں۔ مولانا روم نے سچ فرمایا ہے

کار شیطان میکند نامش ولی گر ولی این است لعنت بر ولی

مولانا روم فرماتے ہیں کہ جو شخص کام کرے شیطان کا اور اپنا نام ولی رکھے۔ اگر اسی کا نام ولی ہے تو ایسے ولی پر لعنت ہے۔ پس اگر مرزا صاحب وہ کام کریں جو کسی ایک نے صحابہ کرام سے لے کر آج تک نہیں کیا۔ یعنی مسئلہ اوتار اسلام میں داخل نہیں کیا۔ اور تیرہ سو برس تک اس مسئلہ اوتار کی تردید کرتے آئے ہیں۔ تو مرزا صاحب مجدد کس طرح ہو سکتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کے طفیل اہل اسلام کو کس طرح اس گرداب مصائب سے بچا سکتا ہے۔ بلکہ مرزا صاحب کے ایسے کاموں نے غیرت الٰہی کو جوش دلایا ہے۔ اور اہل اسلام پر چاروں طرف سے وہ مصیبت رونما ہوئی ہے کہ کسی کاذب مدعی نبوت ورسالت ومسیحیت ومہدیت کے وقت نہ ہوئی تھی۔ مرزا صاحب سے پہلے کئی ایک مسیح موعود ہوئے۔ تیس کے قریب مدعیان نبوت گزرے مگر کسی ایک کی قدوم کی برکت سے یہ غضب الٰہی نازل نہ ہوا تھا جو کہ مرزا صاحب کے وقت اہل اسلام پر نازل ہوا۔ جس کی وجہ سوائے اس کے اور ہرگز نہیں کہ خدا نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا ہے کہ مرزا صاحب نہ سچے مسیح موعود تھے نہ سچے مہدی۔ کیونکہ سچے مسیح اور مہدی کے وقت اسلام کا غلبہ ہونا ضروری تھا اور کسر صلیب ہونی تھی۔ ورنہ حدیثوں کی تکذیب ہوتی ہے جن میں لکھا ہے کہ مسیح صلیب توڑے گا۔ مگر اب واقعات نے بتا دیا ہے کہ مرزا صاحب کے وقت میں بجائے کسر صلیب کے کسر اسلام ہوا۔

Scanned by CamScanner

اور بجائے غلبۂ اسلام کے غلبہ صلیب وتثلیث ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کی آتش غضب اس قدر بھڑکی ہوئی ہے کہ مرزا صاحب کے مرنے کے بعد بھی سرد نہیں ہوئی۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ مسجدیں گرجے بنائے جائیں گے اور بجائے اسلام کے عیسائیت ہوگی۔ اور جس جگہ توحید کے نعرے بلند ہوتے تھے وہ عیسیٰ عیسیٰ بول تیرا کیا لگے گا۔ مول کی صدا سنائی دے گی۔

مولوی محمد علی صاحب کو مرزا صاحب کی تحریر دکھائی جاتی ہے' جس میں انہوں نے خود لکھا تھا کہ اگر میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو نہ توڑوں اور مرجاؤں تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں' **وھو ھذا:**

''طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں۔ اور آنحضرت ﷺ کی شان عظمت اور جلالت دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئی' تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود ومہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور کچھ نہ ہوا اور مر گیا' تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام غلام احمد۔

(دیکھو اخبار بدر ۱۹، جولائی ۱۹۰۲ء)

اب مولوی محمد علی صاحب فرمائیں کہ عیسیٰ پرستی کا ستون ٹوٹا یا اہل اسلام کا ستون ٹوٹا۔ کون نہیں جانتا کہ مذہب کا ستون حکومت ہوتی ہے۔

اب مولوی صاحب جواب دیں کہ مرزا صاحب سچے مسیح ومہدی ثابت ہوئے یا

Scanned by CamScanner

جھوٹے؟ آپ پر انصاف ہے۔ مگر آپ صاحبان نے واقعات کو دیکھ کر مرزا صاحب کے نبی ورسول و مسیح ہونے کا خود ہی پہلو بدل دیا ہے اور اب مرزا صاحب کو دوسرے مجددوں کی طرح ایک مجدد منوانا چاہتے ہیں۔ مگر واضح رہے کہ جس طرح مرزا صاحب سچے مسیح و مہدی ثابت نہیں ہوئے۔ اسی طرح ان کے الہامات و کشوف اور تحریرات خلاف شرع محمدی ایک مجدد کیا' ایک مسلمان بھی ثابت نہیں ہونے دیتے۔

مرزائی اس جگہ ایک بھاری مغالطہ دیا کرتے ہیں کہ کرشن مسلمان تھا اور نبی تھا۔ اس لئے ضروری ہے کہ کرشن جی کا مذہب بھی لکھا جائے' تاکہ مسلمان جواب دے سکیں کہ کرشن جی ہرگز مسلمان نہ تھے۔ اور اگر وہ مسلمان اور نبی ہوتے' تو دوسرے نبیوں اور رسولوں کی طرح قیامت کے قائل ہوتے۔ اگر کرشن جی نبی ہوتے تو بت پرستی کے حامی نہ ہوتے۔ مگر کرشن جی فرماتے ہیں: "ہمارا بھی کرم ہے کہ کھیتی بنج کریں' گئو برہمن کی سیوا میں رہیں۔ سب پکوان مٹھائی لے چلو اور گئو برہمن کی پوجا کرو"۔ (دیکھو پریم ساگر' مطبوعہ نولکشور' صفحہ ۴۲)۔ "مہابھارت" میں لکھا ہے کہ "کرشن جی نے دس سال تک تپ کیا کرشن اپنے زمانہ کا پرم وِدوان تھا۔ وید و شاستر سے خوب واقفیت رکھتا تھا"۔

(دیکھو سوانح عمری کرشن جی مصنفہ لالہ لاجپت رائے ص ۹۸،۹۹)

مولوی محمد علی صاحب ثابت کریں کہ مرزا صاحب وید شاستر جانتے تھے۔ اور اہل ہنود کی طرح تپ کرتے تھے' اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ بلکہ شاستری زبان سنسکرت کا ایک حرف بھی نہ جانتے تھے' تو پھر مرزا صاحب کا اوتار کرشن ہونا دعویٰ بلا دلیل ہے۔ "بھاگوت گیتا" میں لکھا ہے کہ "کرشن جی قیامت کے منکر اور تناسخ آواگوان کے قائل تھے"۔ چنانچہ ارجن کو فرماتے ہیں:

Scanned by CamScanner

۱......جس طرح انسان پوشاک بدلتا ہے۔ آتما بھی ایک قالب سے دوسرے قالب کو قبول کر لیتی ہے۔ (اشلوک ۲۲، ادھائے ۲)

۲......جو صاحب کمال ہو گئے، جنہوں نے فضیلتیں حاصل کر لیں اور میری ذات میں مل گئے ان کو مرنے جینے کی تکلیفات سے پھر سابقہ نہیں ہوتا۔ (اشلوک ۶ ، ۱۲ ادھائے)

برادران اسلام! کرشن جی کا یہی مذہب تھا جو آج کل آریوں کا ہے۔ کرشن جی کا مذہب تھا کہ آواگون یعنی تناسخ سے تب نجات ہوتی ہے جب انسان خدا میں مل جاتا ہے۔ انسان کا خدا میں مل جانا کفر و شرک ہے۔

جب مرزا صاحب مخاطب ہیں اور خدا تعالیٰ متکلم اور بقول مولوی محمد علی صاحب، مرزا صاحب کو مکالمہ الٰہی ہوتا تھا اور خدا تعالیٰ ان کو فرماتا ہے کہ "اے مرزا تو راجہ کرشن آریوں کا بادشاہ ہے"۔ مرزا صاحب خود اپنے اس الہام کی تشریح کرتے ہیں کہ بادشاہت سے مراد آسمانی بادشاہت ہے۔ تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب آریوں کے روحانی اور مذہبی بادشاہ ہیں۔ جب مذہبی بادشاہ ہیں، تو بڑے آریہ ہوئے۔ اور جب آریہ ہوئے تو اسلام سے خارج ہوئے۔ مولوی محمد علی صاحب فرمائیں کہ کون مجدد آریوں کا بادشاہ خدا کی طرف سے مقرر ہوا تھا۔ پس یا تو یہ الہامات اس خدا کی طرف سے نہیں جو کہ محمد ﷺ کے ساتھ ہم کلام ہوا تھا۔ کیونکہ قرآن کے برخلاف ہیں۔ اور یا مرزا صاحب آریہ ہو کر اسلام سے خارج ہیں، کیونکہ قیامت کا منکر، تناسخ کا قائل کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب مرزا صاحب مسلمان ہی ثابت نہیں ہوئے، تو مجدد ہونا بالکل باطل ہے۔ اگر مولوی صاحب کوئی دوسری تحریر پیش کریں کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں

ما مسلمانیم از فضل خدا مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

Scanned by CamScanner

تو قابل تسلیم نہیں۔ کیونکہ کثیر حصہ پاک کو تھوڑا حصہ پلیدی کا تمام باقی حصہ پانی کو پلید اور نجس کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک دو کلمات کفر سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ ہاں مرزا صاحب نے توبہ کی ہو تو دکھا دیں۔

دوسری بدعت کے الہامات

الف...... **اسمع ولدی**. ترجمہ: اے میرے بیٹے سن۔ (البشریٰ جلد ۱ صفحہ ۴۹)

ب...... **انت منی بمنزلة ولدی**. ترجمہ: اے مرزا تو میرے بیٹے کی جا بجا ہے۔
(حقیقۃ الوحی ص ۸۶)

ج...... **انت منی بمنزلة اولادی**. ترجمہ: یعنی اے مرزا تو میری اولاد کے جا بجا ہے۔
(اخبار الحکم جلد ۲ صفحہ ۶ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء)

د...... **انت من مائنا وھم من فشل**. ترجمہ: اے مرزا تو میرے پانی سے ہے اور وہ لوگ خشکی سے۔ (اربعین ۳ ص ۳۲ مصنفہ مرزا صاحب)

یہ سب الہام مرزا صاحب کے مسئلہ ابن اللہ ہونے کی تصدیق کرتے ہیں جو کہ بالکل قرآن شریف کے برخلاف ہے۔ دیکھو قرآن شریف فرماتا ہے: ﴿**وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ**﴾ ترجمہ: ''یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی منہ کی باتیں ہیں بلکہ ان کافروں کی باتیں ہیں جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں''۔ (التوبہ رکوع ۴)۔ پھر قرآن شریف فرماتا ہے: ﴿**هُوَ الَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِى الْمُلْكِ**﴾ ترجمہ: یعنی اللہ وہ ہے جو کسی کو اپنا بیٹا نہیں بناتا۔ اور نہ کوئی اس کا شریک ہے ملک میں۔ پھر فرمایا:

Scanned by CamScanner

﴿وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا﴾ ترجمہ: ''پھٹ جائے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر کہ دعویٰ کیا واسطے رحمٰن کے اولاد کا''۔

ابن اللہ کے مسئلہ کی تردید قرآن میں بہت جگہ کی گئی ہے جو شخص خلاف قرآن ابن اللہ کا مسئلہ اسلام میں تیرہ سو برس کے بعد پھر داخل کرے جو کہ صریح کفر و شرک ہے وہ مجدد دین ہے یا کہ مخرب دین۔ انصاف مولوی محمد علی صاحب پر ہے مجدد کی تعریف تو رسول اللہ ﷺ نے خود اس حدیث میں فرمادی ہے: **ومن یجدد لها دینها**. یعنی ''وہ مجدد ہے جو دین کو تازہ کرے''۔ کیا دین کے تازہ کرنے کے یہی معنی ہیں کہ جو شخص کفر و شرک کے مسائل اہل ہنود اور عیسائیوں اور یہودیوں کے اسلام میں داخل کرے وہ مجدد ہے؟ اگر ایسا شخص مجدد ہے تو پھر بتاؤ دشمن اسلام کون ہے۔ اور اگر ایسے ایسے شرک و کفر کے الہامات و کشوف خدا کی طرف سے ہیں تو پھر شیطانی الہامات کون سے ہوں گے۔ کیونکہ کل امت کا اجماع اس پر ہے کہ جو الہام شرک و کفر کی تائید کریں اور قرآن شریف و حدیث کے برخلاف ہوں وہ شیطانی القا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ﴾ ترجمہ: اور شیاطین اپنے ڈھب کے لوگوں کو وحی کرتے رہتے ہیں تاکہ تمہارے ساتھ کج بحثی کریں (انعام رکوع ۱۴)۔ جب قرآن کریم سے ثابت ہے کہ وحی شیطان کی طرف سے بھی ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی وحی ہوتی ہے تو ضرور ہے کہ شیطانی وحی اور رحمانی وحی میں کوئی ایسا نشان تمیز کا ہو کہ جس سے وحی شیطانی اور رحمانی میں فرق ہو سکے۔ اسی واسطے سلف صالحین نے اصول مقرر کیا ہوا ہے کہ جو وحی قرآن شریف اور حدیث نبوی بلکہ قیاس مجتہد کے بھی خلاف ہو تو وہ شیطانی القا الہام ہے نہ کہ رحمانی وحی۔ اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے جب مرزا صاحب کے الہامات

Scanned by CamScanner

دیکھتے ہیں تو صاف صاف شیطانی وساوس ثابت ہوتے ہیں۔ بھلا جس الہام سے خدا کی اولاد خدا کے بیٹے ثابت ہوں اور صریح قرآن کے برخلاف ہو۔ وہ شیطانی الہام نہیں؟ تو مولوی محمد علی صاحب خود ہی فرمائیں کہ پھر شیطانی الہام کس کا نام ہے تاکہ اس معیار پر مرزا صاحب کے الہامات وکشوف کو پرکھیں۔ مولوی غلام رسول صاحب فاضل قادیانی نے تو شہر قصور کے مباحثہ پر تسلیم کرلیا ہے کہ جس طرح خواب میں انسان ماں بہن سے محتلم ہوجائے اور اس پر حد شرعی نہیں اور گناہ نہیں اسی طرح مرزا صاحب کے کشوف خلاف قرآن قابل مواخذہ نہیں۔ مولوی غلام رسول کے اس جواب سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے کشوف احتلام کا حکم رکھتے ہیں۔ اور ظاہر ہے احتلام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تو اظہر من الشمس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے الہامات وکشوف دخل شیطان سے پاک نہ تھے۔

اب مولوی علی صاحب جواب دیں کہ وہ مرزا صاحب کے کشوف کو کیا یقین کرتے ہیں؟

تیسری بدعت

یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے خوابوں اور کشفوں کو وحی الٰہی کا مرتبہ دے کر خود نبوت ورسالت کا رتبہ حاصل کیا۔ اور صریح قرآن وحدیث کی مخالفت کر کے مسلمانوں کی ایک جماعت کو اپنی نبوت ورسالت منوائی جو کہ قادیانی جماعت ہے اور وہ الہامات اکثر قرآن مجید کی وہی آیات ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نبی ورسول مقرر فرمایا۔ اور حضرت خاتم النبیین ﷺ کامل نبی اور رسول ہوئے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ مرزا صاحب کامل نبی ورسول نہ ہوں۔

الف)...... ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ ترجمہ: کہوائے مرزا

Scanned by CamScanner

کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔

ب)...... ﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ﴾ ترجمہ: کہو اے مرزا میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں' جو کہ وحی کی جاتی ہے میری طرف۔

یہ الہام مرزا صاحب کی کتابوں ''اخبار الاخیار'' کے صفحہ ۳ و ''حقیقۃ الوحی'' کے صفحہ ۸۱ پر درج ہیں۔ اور مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میری وحی قرآن کی مانند خطا سے پاک ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں

آنچہ من بشنوم زوحی خدا بخدا پاک دانمش ز خطاء
ہمچو قرآن منزہ اش دانم از خطاہا ہمین است ایمانم

یعنی جو کچھ میں وحی خدا سے سنتا ہوں' خدا کی قسم ہے کہ اس کو قرآن کی مانند خطا سے پاک جانتا ہوں۔ (دیکھو درثمین' مصنفہ مرزا صاحب)۔ پھر ''اربعین'' میں لکھتے ہیں: ''اور میرا ایمان اس بات پر ہے کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن' انجیل' تورات وغیرہ آسمانی کتابوں پر۔ (دیکھو اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۵ مصنفہ مرزا صاحب)

اب مولوی محمد علی صاحب فرمائیں کہ جب مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو اللہ کا رسول ہے تمام لوگوں کی طرف اور اس الہام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی یقین کرتے ہیں۔ اور مرزا صاحب قسم کھا کر کہتے ہیں کہ میرا ایمان اس الہام پر ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن' انجیل اور تورات پر۔ تو پھر آپ کا مسلمانوں کو یہ کہنا کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے' کہاں تک درست ہے۔ اگر مرزا صاحب کو دعویٰ وحی والہام میں سچا سمجھتے ہو' اور ان کا وحی والہام بھی وساوس شیطانی سے پاک یقین کرتے ہو۔ اور ''الہام'' میں صاف لکھا ہے کہ اے مرزا تو ان لوگوں سے کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں' تو

Scanned by CamScanner

پھر آپ مرزا صاحب کے مرید ہو کر کیوں ان کو رسول نہ مانو۔ ظلی و بروزی غیر حقیقی کا کوئی لفظ اس الہام میں نہیں۔ پس یا تو مرزا صاحب کو رسول مانو یا صاف کہو کہ ہم مرزا صاحب کو اس الہام کے تراشنے میں مفتری سمجھتے ہیں کیونکہ یہ صریح قرآن کریم کی آیت خاتم النبیین کے برخلاف اور حدیث **لا نبی بعدی** کے برعکس ہے۔ یا خدا سے ڈرو اور مسلمانوں کو دھوکہ مت دو اور چندہ لینے کے واسطے مت کہو کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے اور نہ مسلمانوں کو کافر جانتے ہیں۔ کیونکہ یہ صریح جھوٹ ہے۔ مرزا صاحب کا تو دعویٰ ہے کہ وہ صاحب شریعت نبی ہیں۔ غور سے سنو کہ وہ کیا فرماتے ہیں:

دیکھو اربعین ۴ صفحہ ۶ زیر لکھتے ہیں: شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر و نہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ اور میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی ...... (الخ)۔

یہ مرزا صاحب کی عبارت صاف ہے کہ میری وحی چونکہ امر بھی ہے اور نہی بھی ہے۔ اور جس کی وحی میں امر و نہی ہو وہ صاحب شریعت نبی ہوتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب باشریعت نبی تھے۔ قادیانی جماعت کی بھی کمزوری ہے کہ وہ مرزا صاحب کو باشریعت نبی کہتے ہوئے جھجکتی ہے۔ جب مرزا صاحب کی وحی پر ان کو ایمان ہے اور ان کے امر کے مطابق مسلمانوں کے ساتھ نمازیں ملکر نہیں پڑھتے۔ مسلمانوں کے جنازہ میں شامل نہیں ہوتے۔ ان سے رشتے ناطے نہیں کرتے۔ ان کو صدقہ خیرات اور چندے نہیں دیتے۔ جہاد کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور قرآن کی آیت: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ﴾ کو منسوخ کرتے ہیں۔ قادیانی اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ کرشن جی و رام چندر جی وغیرہ بزرگان اہل ہنود کو مسلمان اور نبی یقین کرتے ہیں تو پھر نبی اور رسول ماننے کے سر پر کوئی سینگ ہوتے

Scanned by CamScanner

ہیں؟ بلکہ دلیل کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ بلکہ بلا دلیل کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت ورسالت کا ہرگز نہ تھا۔ مگر اتنا نہیں سوچتے کہ اگر مرزا صاحب کو نبوت کا دعویٰ نہ تھا اور صرف مجدد ہونے کا دعویٰ تھا' تو پھر انہوں نے یہ کیوں لکھا کہ اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے ابدال' اولیاء اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں' ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس لئے میں نبی کا نام پانے کیلئے مخصوص کیا گیا۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی' ص۳۹۱)۔ جب مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں نبی ہوں اور الہام ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں' تو پھر آپ نبی کیوں نہیں مانتے؟

ب)..... مرزا صاحب اپنی فضیلت سب نبیوں پر بتاتے ہیں' چنانچہ لکھتے ہیں ؎

آنچہ دادست ہر نبی راجام داد آن جام را مرا بہ تمام

یعنی جو نعمت کا جام ہر ایک نبی کو دیا گیا ہے وہ تمام جمع کر کے مجھ اکیلے کو دیا گیا ہے۔ اب مولوی محمد علی صاحب فرمائیں کہ آپ کس طرح کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے' حالانکہ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ ''کل نبیوں کا مجموعہ ہوں'' اور یہ ظاہر ہے کہ اس لحاظ سے مرزا صاحب افضل الرسل ہوئے۔ لاہوری جماعت کا کہنا کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے' کیا معنی رکھتا ہے اور لاہوری جماعت کس اسلام کی تبلیغ کرتی ہے۔ یہی قادیانی اسلام جس کا نمونہ بتایا گیا ہے۔ جب ان کا اپنا اسلام درست نہیں تو دوسروں کو کیا تبلیغ کریں گے۔

ج)..... مرزا صاحب اپنی فضیلت تو حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بھی اوپر بتاتے ہیں۔ سنو! کیا کہتے ہیں:

Scanned by CamScanner

له خسف القمر وان لی خسف القمران المشرقان

(اعجاز احمدی ص ۷۱)

یعنی "محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے تو صرف چاند کو گہن لگا تھا اور میرے واسطے چاند اور سورج دونوں کو گہن لگا ہے"۔ پس تو کیا انکار کریگا مرزا صاحب نے معجزہ شق القمر سے انکار کر کے اس کو ایک معمولی گہن بتایا ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب شق اور خسف میں فرق نہیں کرتے اور اپنی فضیلت جتاتے ہیں کہ آ کر محمد ﷺ کے واسطے چاند پھٹا۔ تو میرے واسطے چاند و سورج دونوں پھٹے۔

پھر لکھتے ہیں کہ محمد کا تین ہزار معجزہ ہے اور میرا تین لاکھ نشان ہے۔ پس اس سے بھی محمد ﷺ پر مرزا صاحب کو فضیلت ہے۔ اور ایسی فضیلت جو ہزار اور لاکھ میں ہے یعنی جو فضیلت لاکھ کو ہزار پر ہے وہی فضیلت مرزا صاحب' محمد رسول اللہ ﷺ پر رکھتے ہیں۔ (نعوذ باللہ من ذالک) (دیکھو حقیقۃ الوحی ص ۶۱، وتحفہ گولڑویہ ص ۴۰)

د)..... مرزا صاحب اپنے زمانہ کو کامل اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کو ناقص کہتے ہیں۔

سنو!

روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

ب)..... ہم مولوی صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ اقوال اور الہامات جو اوپر مذکور ہوئے' کسی مجدد کے ایسے ہیں؟ ہرگز نہیں' البتہ مدعیان کذابوں کی چالیں ہیں جو مرزا صاحب چلے ہیں۔ صحابہ کرام سے تابعین و تبع تابعین میں سے کوئی نہیں' اگر کوئی ہے تو کوئی صاحب بتادے۔ کذابوں کی چالیں سن لو:

Scanned by CamScanner

۱......چال مرزا صاحب: کہ قرآن کی آیات مجھ پر دوبارہ نازل ہوتی ہیں۔ یہ چال یحییٰ بن زکرویہ کاذب مدعی نبوت کی ہے جس نے بغداد میں دعویٰ نبوت کیا تھا اور کہتا تھا کہ قرآن کی آیات مجھ پر دوبارہ نازل ہوتی ہیں سید محمد جونپوری بھی کہتا تھا کہ ﴿وَاللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے سینا اخوند سیر مراد ہے۔ (دیکھو ہدیہ مہدویہ)

۲......چال مرزا صاحب: کہ میری عربی کلام معجزہ ہے اور میری عربی جیسی فصیح عربی کوئی نہیں لکھ سکتا۔ یہ چال بھی کاذب مدعیان نبوت کی ہے' چنانچہ مسیلمہ کذاب نے قرآن کی مانند فاروق اوّل و فاروق ثانی بنائے اور ان کو قرآن کی مانند بے مثل کلام کہتا تھا۔ **صالح بن طریف** نے بھی ایک قرآن بنایا تھا اور اس کے مرید اسی قرآن کی آیات نمازوں میں پڑھتے تھے۔ متنبّی شاعر اپنے عربی شعروں کو بے مثل کہتا تھا۔ غرض یہ چال بھی کذابوں کی ہے کہ مرزا صاحب ''اعجاز احمدی'' وغیرہ کو معجزہ کہتے تھے۔ اور علماء کو للکار کر کہتے ہیں کہ ایسے عربی شعر بنا لاؤ۔ حالانکہ مرزا صاحب کے اشعار میں علماء اسلام نے بہت سی غلطیاں نکال کر دندان شکن جواب دیا کہ غلط کلام کبھی معجزہ نہیں ہوسکتا۔ جس طرح پہلے کذابوں مدعیان کی عربی غلط تھی۔ آپ کی بھی ہے۔ حتیٰ کہ غلطیوں کی فہرستیں موجود ہیں۔

۳......مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ جو مجھ کو نہیں مانتا' خدا اور رسول کو نہیں مانتا اور کافر ہے۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی ص۱۶۳)۔ یہ چال بھی کذابوں کی ہے۔ **سید محمد جونپوری مہدی** نے اپنا چمڑا دو انگلیوں میں پکڑ کر کہا کہ جو شخص اس ذات سے مہدویت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ **اسحاق اخرس** کذاب کہتا تھا کہ مجھ کو جو شخص نہیں مانتا وہ خدا اور محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور اس کی نجات نہ ہوگی۔ مرزا صاحب بھی کہتے ہیں کہ جو مجھ کو نہیں مانتا' وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔

(دیکھو حقیقۃ الوحی ص۱۶۴)

Scanned by CamScanner

۴..... یہ بھی چال کذابوں کی ہے احکام قرآنی کی تنسیخ کرنی۔ جیسا کہ قتال کو مرزا صاحب نے حرام کر دیا۔ مسیلمہ کذاب نے ایک نماز معاف کر کے صرف چار نمازیں رکھی تھیں۔ **عیسیٰ بن مہرویہ** نے بہت سے مسائل کی تنسیخ کر دی تھی۔ ملائکہ کو قوائے انسانی کہتا تھا۔

۵..... مرزا صاحب کا وفات مسیح کا قائل ہونا اور بروزی رنگ میں مسیح موعود کے آنے کا عقیدہ رکھنا' یہ بھی کذابوں کی چال ہے۔ **ابراہیم بزلہ** کہتا تھا کہ میں عیسیٰ بن مریم مسیح موعود ہوں۔ **فارس بن یحییٰ** نے مصر میں دعویٰ مسیح موعود ہونے کا کیا۔ اور بروزی رنگ میں ظہور ہونا معنی کرتا تھا۔

۶..... مرزا صاحب کا متعدد دعاوی کرنا کہ میں مثیل عیسیٰ' مثل موسیٰ' مسیح موعود مریم' آدم' ابراہیم' مجدد' مصلح' مہدی' رسول' نبی' محمد رسول اللہ' علی' رجل فارسی وغیرہ وغیرہ ہوں۔ یہ چال بھی کاذب مدعی **کرمتیہ** کی ہے جو کہ کہتا تھا کہ میں عیسیٰ ہوں، داعیہ ہوں، حجت ہوں، ناقہ ہوں، روح القدس ہوں، یحییٰ بن ذکریا ہوں، مسیح ہوں، کلمہ ہوں، مہدی ہوں، محمد بن حنفیہ ہوں، جبرائیل ہوں، (دیکھو خصائص صفحہ ۱۰۱)

۷..... رمضان میں چاند سورج کا گہن دیکھ کر مہدی ہونے کا دعویٰ کرنا۔ یہ بھی کذابوں کی چال ہے۔ ۵۰۸ھ و ۵۰۹ھ ہجری میں چاند وسورج کو گہن رمضان میں لگا' اس وقت **محمد بن تومرت** مدعی مہدویت ہوا۔ ۱۲۶۷ھ ہجری میں چاند وسورج کو رمضان میں گہن لگا تو **محمد علی باب** مدعی ہوا۔ ۷۷۶ھ ہجری میں چاند وسورج کو گرہن لگا تو **عباس کاذب** مدعی ہوا۔ مرزا صاحب نے بھی رمضان میں چاند وسورج کا گرہن دیکھ کر مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔

۸..... مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ نبوت دو قسم کی ہے۔ تشریعی اور غیر تشریعی اور تشریعی نبوت کا صرف دروازہ بند ہے۔ غیر تشریعی نبی ہمیشہ آتے رہیں گے۔ یہ چال بھی کذابوں کی ہے۔

Scanned by CamScanner

حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے خاتم النبیین کے معنی اور تفسیر خود فرما دی کہ **لا نبی بعدی** یعنی کسی قسم کا نبی میرے بعد نہ آئے گا۔ **سید محمد جونپوری** مہدی متبع نبی ہونے کا مدعی تھا اور کہتا تھا کہ متابعت تامہ محمد ﷺ سے تابع محمد نبی ہوں۔ (دیکھو ہدیہ مہدویہ)

۹...... مرزا کا اپنی رائے سے قرآن شریف کے معانی وتفسیر کرنا اور اس کا نام حقائق ومعارف رکھنا جیسا کہ ﴿ **أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا** ﴾ کے معنی کرتے ہیں کہ زمین اپنے بوجھوں کو نکال دیگی۔ یعنی انسانوں کے دل اپنی تمام مخفی استعدادات بمنصہ ظہور لائیں گے۔ اور جو کچھ ان کے اندر علوم وفنون کا ذخیرہ ہے۔ جو کچھ عمدہ عمدہ دلی ودماغی طاقتیں ولیاقتیں ان میں مخفی ہیں سب کی سب ظاہر ہو جائیں گی۔ اور انسانی قوتوں کا آخری نچوڑ باہر نکل آئے گا۔ (دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۳ جلد ۱)

اس تفسیر سے قیامت کا انکار ہے۔ یہ بھی کذابوں کی چال ہے۔ ابو منصور کاذب مدعی بھی اسی طرح مرزا صاحب کی مانند عقلی ڈھکوسلے لگایا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ﴿ **إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ** ﴾ یعنی خدا تعالیٰ نے تم پر مردہ، خون اور سور کا گوشت حرام کر دیا ہے (سورۂ بقرہ)۔ اس کا یہ مطلب ہے یہ چند اشخاص کے نام ہیں جن سے محبت کرنی حرام ہے۔ (دیکھو منہاج السنۃ)

۱۰...... مرزا صاحب کا مہدی ہونے کا دعویٰ یہ بھی کذابوں کی چال ہے۔ مہدی تو اس قدر ہوئے ہیں کہ جن کا شمار ساٹھ، ستر سے بھی زیادہ ہے اور ہر ایک مدعی ہوا کہ میں اسلام کو غالب کروں گا، مگر کسی ایک کے وقت اسلام کا غلبہ نہ ہوا اور وہ جھوٹے مہدی سمجھے گئے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ جب مرزا صاحب کے وقت بھی اسلام کا غلبہ تو در کنار الٹا اسلام مغلوب ہوا۔ حتیٰ کہ مقامات مقدسہ بھی مرزا صاحب کے وقت اسلامیوں کے قبضہ سے نکل گئے اور

Scanned by CamScanner

مسلمان نشانہ ظلم وستم اور قتل عام نصاریٰ بنے۔ اگر کوئی شخص مرزا صاحب کو مہدی و مسیح موعود مانے تو صریح حضرت محمد رسول اللہ مخبر صادق ﷺ کو جھٹلانے والا ہوگا۔ کیونکہ مہدی کے وقت اسلام کا غلبہ ہونا تھا۔ اور اب بجائے غلبہ کے الٹا اسلام مغلوب ہوا۔ تو صاف ثابت ہے کہ یا مرزا صاحب وہ مہدی نہیں۔ یا (نعوذ باللہ) رسول ﷺ کا فرمان غلط ہے۔ کوئی مسلمان محمد ﷺ کا کلمہ پڑھنے والا مرزا صاحب کو مہدی تسلیم کر کے رسول اللہ ﷺ کو نہیں جھٹلا سکتا۔ (اعوذ بک ربی)

پھر مولوی صاحب نے مرزا صاحب کی مجددیت ثابت کرنے کی طرف توجہ کی ہے اور قرآن کریم کی ایک آیت لکھی ہے اور وہ آیت یہ ہے: ﴿**وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ**﴾ اس آیت کو پیش کر کے مولوی صاحب نے خود ہی اپنے دعویٰ کی تردید کر دی' کیونکہ اس آیت میں **يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ** یعنی ''نیکی کی طرف بلانا'' اور **امر بالمعروف اور نهي عن المنكر** شرط ہے۔ جب مرزا صاحب نے مسائل اوتار اور ابن اللہ کی طرف بلایا' اور تمام مرزائی' مرزا صاحب کو راجہ کرشن مانتے ہیں جو کہ قیامت کا منکر اور تناسخ کا قائل تھا' تو پھر اس آیت کے رو سے تو مرزا صاحب مجدد ہرگز نہیں ہو سکتے۔

مولوی صاحب نے ایک سوال کیا ہے کہ اس صدی کا مجدد کون ہے؟ اور اس کا جواب خود ہی دیتے ہیں کہ گو ایک صدی میں کئی مجدد ہو سکتے ہیں' مگر چونکہ اس صدی کے سر پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ساری دنیا کے واسطے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ مجدد ہیں۔ اور اگر کوئی اور شخص بھی مجدد ہونے کا دعویٰ کرتا تو شاید کہا جاتا کہ ہم خاص مدعی کو نہیں مانتے۔ مگر مصلحت الٰہی نے یہی چاہا کہ اس صدی کے سر پر ایک ہی مجدد ہو۔ اس لئے ان

Scanned by CamScanner

کے سوا کسی نے دعویٰ مجدد نہیں کیا...... (الخ)۔

مولوی صاحب کا یہ لکھنا بالکل غلط ہے کہ اس صدی میں صرف مرزا صاحب نے ہی مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ہم پہلے مولوی صاحب کے سوال پر جوانہوں نے فیروز پور کے جلسہ میں بیس سوال کئے تھے، رسالہ تائید الاسلام' بابت ماہ فروری ۱۹۱۹ء میں جوابات لکھے گئے ہیں۔

مرزا صاحب نے جو مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے' اس سے بھی ان کی مراد نبوت و رسالت ہی ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کتاب'' ضرورت الامام'' کے ص ۲۴ پر لکھتے ہیں کہ امام زمان و مجدد نبی و رسول کے ایک ہی معنی ہیں۔ اصل عبارت مرزا صاحب کی یہ ہے: ''یاد رہے کہ امام زمان کے لفظ میں نبی و رسول محدث و مجدد سب شامل ہیں''۔ اور اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ '' امام زماں میں ہوں اور محمد ﷺ بھی امام زمان تھا''۔ اس قسم کا دعویٰ تو بیشک مرزا صاحب نے ہی کیا ہے یا مسیلمہ کذاب واسود عنسی وغیرہ کذابوں مدعیان نے کیا تھا۔ ہاں جائز دعویٰ مجدد ہونے کا مخبر صادق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اسلامی مجددوں نے کیا ہے اور بعض مجددوں نے دعویٰ نہیں کیا۔ علماء اسلام نے ان کو مجدد مانا ہے۔ اگر آپ کو اس کا علم نہیں تو یہ عدم وجود مجدد کی دلیل نہیں۔ کیونکہ عدم علم شئے عدم وجود شئے کی دلیل نہیں۔ سنو! ہم آپ کو بتاتے ہیں سوڈان میں محمد احمد سوڈانی نے مرزا صاحب سے پہلے بموجب حدیث کے صدی کے سر پر ماہ مئی ۱۸۸۱ء میں دعویٰ مجدد ہونے کا کیا۔ دیکھو ''مذاہب اسلام'' ص ۷۹۶ ''اخبار پانیر'' میں لکھا تھا کہ '' محمد احمد نے مجدد ہونے کا دعویٰ ۱۸۸۱ء میں کیا''۔ ''عسل مصفّٰی'' میں بھی لکھا ہے۔ اصل عبارت عسل مصفّٰی جو کہ مرزائیوں کی کتاب ہے' اس کی نقل کی جاتی ہے تا کہ حجت ہو: '' محمد سعید یعنی محمد احمد نامی ایک شخص ذاتہ

Scanned by CamScanner

ملک سوڈان میں پیدا ہوا۔ اس نے ۱۸۸۱ء میں دعویٰ کیا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ میں مجددِ دین اسلام ہوں میں اسلام کو حالت اولیٰ پر لاؤں گا...... (الخ)۔

(عسل مصفیٰ، صفحہ ۵۰۱۔ اڈیشن اول مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور)

اور مرزا صاحب نے ۱۸۸۱ء میں بیعت کرنے کا اشتہار دیا۔ (دیکھو عسل مصفیٰ صفحہ ۸۱۵ مؤلفہ حکیم خدا بخش مرزائی لاہوری جماعت)۔ اور محمد احمد سوڈانی کا کام بھی عین مطابق رسول اللہ ﷺ کے تھا۔ اور ۱۵ سال غار میں عبادت کرتا رہا۔ اور وہ باوجود جنگ وجدال کے اپنی موت سے مرض چیچک سے فوت ہوا تھا۔ اور کامیاب بھی ایسا کہ سلطنت قائم کر لی تھی۔ اگر کہا جائے کہ ہندوستان میں جو مجدد ہوا ہے بتاؤ...... تو وہ بھی سنو۔

اوّل نواب سید صدیق الحسن خان والی بھوپال کو مجدد مانا گیا تھا کیونکہ اس نے احیائے سنت اور تجدید دین محمدی میں وہ کوشش کی کہ کئی سو کتاب لکھی اور تقسیم کرائی۔

دوسرے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مجدد چودھویں صدی ہیں ان کی ہر ایک کتاب کے سرورق پر لکھا جاتا تھا کہ مجدد مائتہ حاضرہ۔ اور دو سو کتاب ان کی تردید مذاہب باطلہ میں شائع ہوئیں۔

تیسرے مجدد صاحب حضرت ابوالرحمانی مولوی محمد علی صاحب مونگیری جنہوں نے آریوں عیسائیوں کے رد میں کتابیں لکھیں اور مفت تقسیم کیں۔

''مجالس الابرار'' میں لکھا ہے کہ علمائے زمان جس کو نافذ احادیث نبوی سمجھیں اور جس کا علم وفضل علمائے زمانہ سے بڑھ کر ہو۔ علماء اس کو مجدد تسلیم کرتے ہیں ہر ایک مجدد کا دعویٰ کرنا ضروری نہیں ہے۔

مرزا صاحب کے زمانہ میں محمد احمد سوڈانی، ملا سالی لینڈ امام یحییٰ، شیخ ادریس یحییٰ

Scanned by CamScanner

عین اللہ وجیہ الدین دکنی مدعیان مہدویت ومجددیت تھے اور ان کے مرید اس قدر جوشیلے اور راسخ الاعتقاد تھے کہ جانیں قربان کرتے تھے۔ پس یہ غلط ہے کہ مرزا صاحب کے سوا چونکہ کسی نے دعویٰ نہیں کیا' ان کو ہی مجدد مان لو۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ مدعی لائق بھی ہے یا نہیں۔ چونکہ مرزا صاحب کے کام مجدد کے عہدہ کے برخلاف تھے' اس لئے اس کو کوئی مسلمان مجدد تسلیم نہیں کر سکتا

کس نیائد بزیرِ سایۂ بوم ور ہما از جہاں شود معدوم

ہم ذیل میں اس ایک مجدد کا مقابلہ مرزا صاحب سے کرتے ہیں جس کا نام نامی واسم گرامی مولوی محمد علی صاحب نے خود ہی لیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی سب مجددوں سے کامل ہیں کیونکہ جو فرق سواد وہزار میں ہے وہی فرق دوسرے مجددوں اور مجدد الف ثانی میں ہے۔ پہلے ہم مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ لکھیں گے اور بعد میں مرزا صاحب کا۔ تاکہ مولوی صاحب اور دوسرے مرزائی صاحبان انصاف کریں اور سچے اور جھوٹے مجدد میں فرق کرکے باطل پرستی سے توبہ کریں۔

(دیکھو مجدد صاحب کا مکتوب ۱۶۷ مندرجہ دفتر اول حصہ سوم مکتوبات امام ربانی' ص ۵۰،۵۱)

خلاصہ مضمون درج کیا جاتا ہے اصل عبارت اصل کتاب سے جس کو شک ہو دیکھ سکتا ہے۔

۱...... **عقیدہ حضرت مجدد صاحب:** سب عالموں کا خدا ایک ہی ہے کیا آسمان' کیا زمین' کیا علیین اور سفلین۔

عقیدہ مرزا صاحب قادیانی: الہام مرزا صاحب: **انت منی وانا منک** ۔ یعنی اے مرزا تو ہم سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے۔

جب خدا مرزا صاحب سے ظاہر ہوا تو مرزا صاحب بڑا خدا ہوئے۔ پھر لکھتے ہیں کہ
''میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ خود خدا ہوں۔ اور یقین کیا کہ وہی ہوں پھر میں نے آسمان وزمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا اور پھر میں نے منشاء حق کے مطابق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کی خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے کہا کہ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے اور کہا ﴿**انَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ**﴾...... (الخ)۔ یہ خلاصہ ہے کامل عبارت مرزا صاحب کی کتاب ''کتاب البریہ'' ص۹۷ پر دیکھو۔

۲...... **عقیدہ مجدد صاحب:** خدا کی ذات بیچون وبیچگون بے شبہ اور مانند سے پاک ہے۔

عقیدہ مرزا صاحب: خدا تیندوے کی طرح ہے اور اس کے بیشمار اعضاء اور تاریں ہیں جو کہ معمورہ عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے انہیں تاروں کے ذریعہ سے تمام کام کرتا ہے۔ (توضیح المرام ص۳۴)

۳...... **عقیدہ مجدد صاحب:** خدا شکل ومثال سے مبرا ہے۔

عقیدہ مرزا صاحب: مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ تمثیلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی۔ اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشگوئیاں لکھیں جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئیں۔ تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تامل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کر دیئے۔ اور دستخط کرتے وقت قلم کو چھڑکا جیسا کہ قلم پر زیادہ سیاہی آجاتی ہے تو قلم کو جھاڑ دیتے ہیں۔ اور پھر دستخط کر دیئے۔ اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی۔ اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری

Scanned by CamScanner

مسجد میں میرے پاؤں دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے۔ اور عجب بات یہ ہے کہ اس سرخی کے قطرے گرنے اور قلم کے جھاڑنے کا ایک ہی وقت تھا۔ ایک سیکنڈ کا فرق بھی نہ تھا۔ ایک غیر آدمی اس راز کو نہیں سمجھے گا اور شک کرے گا کیونکہ اس کو صرف ایک خواب کا معاملہ محسوس ہوگا' مگر جس کو روحانی امور کا علم ہو وہ اس میں شک نہیں کرسکتا۔ اسی طرح خدا نیست سے ہست کرسکتا ہے...... (الخ)۔

(دیکھو حقیقۃ الوحی ص ۲۵۵ 'نشان ۱۰۶)

برادران اسلام! مرزا صاحب اس زیارت خدا کو حقیقی سمجھتے ہیں اور جو شخص یہ یقین نہ کرے' وہ غیر آدمی ہے اور راز سے ناواقف ہے۔ اسی طرح کا کشف حضرت سید الطائفہ پیران پیر حضرت عبدالقادر جیلانی نے دیکھا تھا' مگر انہوں نے فرمایا کہ شیطان دور ہو۔ مگر مرزا صاحب اس کو کشف حقیقی سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی زیارت حقیقی تمثیلی شکل میں یقین کرتے ہیں' حالانکہ مجدد صاحب کے مذہب میں خدا کی ذات شکل و مثال سے مبرا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب بتا سکتے ہیں کہ سرخی کس کارخانہ کی تھی۔ اس سے تو مسیح کا آسمان پر رہنا اور کھانا پینا وغیرہ ثابت ہوگیا' کیونکہ سرخی کے رنگ کے کارخانے خدا کے پاس ہیں' تو کارخانہ میں آدمی بھی ہوں گے۔ بس جس طرح خدا ان سب کو روٹی دیتا ہوگا' مسیح کو بھی دیتا ہوگا۔ کیونکہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ خدا تعالیٰ اپنے رنگساز اسٹاف کو تو روٹی دے اور مسیح کو روٹی نہ دے اور بول و براز کے واسطے اپنے رنگسازوں کو تو جگہ دے اور مسیح کو نہ دے۔ اگر کوئی یہ جواب دے کہ یہ خواب کا معاملہ ہے اور خیالی ہے حقیقی نہیں۔ تو اس کا رد مرزا صاحب نے خود کردیا ہے کہ سرخی کے قطرے مرزا صاحب کے کرتہ اور عبداللہ کی ٹوپی پر پڑے اور کرتہ موجود ہے جس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ قلم و دوات لے کر مرزا صاحب کے حجرے میں

Scanned by CamScanner

آیا تھا۔ جب کرتا مرزا صاحب کا سرخی سے رنگا گیا' تو ثابت ہوا کہ یہ تمثیل وتشکل خدا' سرخی کے وجود کی طرح حقیقی شکل تھی' اور یہ باطل ہے کہ خدا کی شکل ہو۔ مرزا صاحب اس کشف کو شیطانی وساوس سے پاک سمجھتے ہیں' تو حقیقی کشف ہوا۔ مرزا صاحب کا ہر ایک کشف دخل شیطانی سے پاک ہے تو پھر مرزا صاحب کا عورت بننا اور خدتعالیٰ کا ان سے طاقت رجولیت کا اظہار کرنا جو کہ مولوی یار محمد صاحب وکیل نے اپنے' ٹریکٹ نمبر ۳۴' اسلامی قربانی کے صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے' درست ہوا۔ اور مرزا صاحب خدا کی بیوی ثابت ہوئے جن سے عالم کشف میں خدا تعالیٰ نے طاقت رجولیت کا اظہار کیا۔ مجدد صاحب الف ثانی کا خدا تو ایسے مضحکہ خیز الزام سے پاک ہے۔ مولوی غلام رسول صاحب تو ایسے کشف کو شیطانی کہہ کر مرزا صاحب کو الزام سے بری کرتے ہیں' دیکھئے مولوی صاحب' ایم اے' کیا جواب دیتے ہیں؟ ان کے نزدیک بھی اگر مرزا صاحب کے کشوف احتلامی ہیں اور قابل مواخذہ نہیں' تو پھر ہم با آواز بلند کہتے ہیں کہ احتلامی کشوف کو ہم ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں اور نہ مدعی ایسے فحش کشوف کو مجدد تسلیم کرسکتے ہیں۔

۴...... **عقیدہ مجدد صاحب:** نسبت پدری وفرزندی خدا کی ذات حق میں محال ہے۔

عقیدہ مرزا صاحب: خدا نے مرزا صاحب کو اپنا فرزند کہا ہے۔ دیکھو الہام مرزا صاحب: **اسمع ولدی** سن میرے بیٹے۔ (دیکھو البشریٰ ص ۴۹' جلد ۱ مصنفہ مرزا صاحب)

دوم: انت من ماء نا وهم من فشل. ترجمہ: اے مرزا تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ خشکی سے۔ (دیکھو اربعین نمبر ۳' صفحہ ۳۴' مصنفہ مرزا صاحب)

۵...... **عقیدہ مجدد صاحب:** خدا تعالیٰ کسی کی کفو میں سے نہیں۔

Scanned by CamScanner

عقیدہ مرزا صاحب: خدا کی کفو مغل ہے کیونکہ خدا تعالیٰ مرزا صاحب کو فرماتا ہے کہ انا منک یعنی اے مرزا' میرا ظہور تجھ سے ہوا ہے۔ جب خدا کا ظہور مرزا صاحب سے ہوا' تو خدا تعالیٰ مغل بچہ ہوا۔ اور تمام مرزائی خاندان قادیانی خدا کے ہم کفو ہوا۔

۶...... **عقیدہ مجدد صاحب:** اتحاد اور حلول خدا کی ذات میں عیب ہے۔

عقیدہ مرزا صاحب: مرزا صاحب اپنے ایک کشف کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہوگئی۔ اور میرے جسم پر مستولی ہوکر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا۔ اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضا اس کے اعضا' میری آنکھ اس کی آنکھ' میرے کان اس کے کان' میری زبان اس کی زبان بن گئی۔۔۔۔ (الخ)۔

(دیکھو آئینہ کمالات اسلام مصنفہ مرزا صاحب ص ۶۵ تا ۵۶۴)

مرزا صاحب کی اس عبارت سے اتحاد و حلول ثابت ہے۔ کیونکہ ان صفحات میں صاف لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا اور یہی حلول ہے جو کہ اہل اسلام کے مذہب میں باطل ہے۔ مگر قادیانی مجدد کے وجود میں خدا کا حلول ہے۔ اب مولوی صاحب فرمائیں کہ کون مجدد حق پر ہے اور کون جھوٹا ہے۔

۷...... **عقیدہ مجدد صاحب:** بروز وتکون خدا کی جناب میں عیب و مکروہ ہے۔

عقیدہ مرزا صاحب: مسئلہ بروز پر تو مرزا صاحب کی مشین نبوت و رسالت کی تمام کلوں و پرزوں کا مدار ہے۔ بروزی رنگ میں محمد ﷺ بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نبی و رسول ہونے کا زعم کرتے ہیں۔ (دیکھو ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا صاحب)۔ کرشن جی

Scanned by CamScanner

مہاراج ہونے کا بھی بروزی رنگ میں دعویٰ کرتے ہیں' بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بروز ہونے کا دعویٰ ہے' مرزا صاحب فرماتے ہیں ؎

آدم نیز و احمد و مختار در برم جامۂ ہمہ ابرار

یعنی آدم سے لے کر احمد مختار تک جس قدر نبی ہوئے ہیں میں سب کا بروز ہوں۔

۸...... **عقیدہ حضرت مجدد صاحب**: خدا کے پیدا یعنی ظاہر ہونے کا کوئی زمانہ نہیں۔

عقیدہ مرزا صاحب: خدا تعالیٰ کے ظہور کا زمانہ میرا زمانہ ہے۔ یعنی چودھویں صدی ہجری و ۱۸۸۸ء بموجب الہام **انت منی وانا منک** یعنی جب خدا نے مرزا صاحب کو مبعوث کیا' تب سے خدا کا ظہور بھی ہوا۔

۹...... **عقیدہ مجدد صاحب**: کوئی خاص مکان خدا کے رہنے کا نہیں۔

عقیدہ مرزا صاحب: الہام مرزا صاحب **الارض والسماء معک کما هو معی**. ترجمہ: آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ (حقیقۃ الوحی' صفحہ ۷۵)۔ مرزا صاحب جب قادیان کے رہنے والے تھے۔ اور خدا بھی ان کے ساتھ تھا تو خدا کا مکان قادیان میں ہوا۔ کیونکہ دوسرے الہام میں خدا فرماتا ہے **انت منی بمنزلت توحیدی تفریدی**. ترجمہ: اے مرزا تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ جب مرزا صاحب خدا کی توحید اور تفرید ہے تو جس جگہ مرزا صاحب کی سکونت ہوگی' وہیں خدا کی سکونت ہوگی۔ کیونکہ موصوف اپنی صفت سے الگ نہیں رہتا۔

(حقیقۃ الوحی' ص ۸۶)

پھر الہام مرزا صاحب **انت منی بمنزلة عرشی**. ترجمہ: تو مجھ سے بمنزلہ

Scanned by CamScanner

میرے عرش کے۔ (حقیقۃ الوحی ص۸۶)

اس الہام سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی خدا کا عرش ہے اور عرش پر خدا رہتا ہے۔ **ثم استوی علی العرش الجدد۔** (رکوع ۳)۔ پس مرزا صاحب اور قادیان خدا کا مکان ہوا۔

۱۰...... **عقیدہ مجدد صاحب:** اس کے وجود پاک میں نقص وعیب نہیں۔

عقیدہ مرزا صاحب: خدا تعالیٰ غلطی کرتا ہے جیسا کہ اس نے قلم دوات میں ڈال کر زرا لگانے میں غلطی کی اور جب اس کی غلطی سے قلم پر زیادہ سیاہی یعنی سرخی زیادہ ہوگئی' تو اپنی غلطی کو قلم جھاڑ کر درست کیا اور پھر یہ غلطی کی کہ قلم کو جھاڑتے وقت یہ نہ دیکھا کہ مرزا صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کے کپڑے خراب ہوتے ہیں۔ ایسی بے تمیزی سے قلم جھاڑا کہ کرتہ' ٹوپی پر سرخی کے قطرے جا گرے۔ ایسی غلطی تو انسان بھی نہیں کرتا کہ دوسروں پر قلم جھاڑ کر کپڑے خراب کردے' جگہ دیکھ کر قلم جھاڑتا ہے۔

۱۱...... **عقیدہ مجدد صاحب:** راجہ کرشن ورام اپسر جسرت نبی ورسول نہ تھے۔

عقیدہ مرزا صاحب: کرشن ورامچند ومہا دیو وغیرہ بزرگان اہل ہنود سب نبی تھے۔ اور 'وید، گیتا' آسمانی کتابیں ہیں۔ جیسا کہ لکھتے ہیں: کہ ہر ایک نبی کا نام مجھے دیا گیا ہے' چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے' جس کو رودر گوپال بھی کہتے ہیں یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا۔ اس کا نام بھی مجھ کو دیا گیا ہے.......(الخ)۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۸۵)

افسوس مرزا صاحب فنا کرنے والے اور پرورش کرنے والے تھے' مگر مولوی ثناء اللہ صاحب' مولوی محمد حسین بٹالوی اور ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کو فنا نہ کر سکے اور خود ہی ان کے

Scanned by CamScanner

مقابلہ میں فوت ہو گئے۔ افسوس فنا کرنے اور پرورش کرنے میں مرزا صاحب رب العالمین بھی بن گئے، مگر چندے تو اب تک بھی مانگے جاتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب غور فرمائیں کہ مجدد الف ثانی جس کی نسبت آپ کا اقرار ہے کہ الف کا مجدد صدی کے مجدد سے افضل ہوتا ہے۔ الف کا مجدد تو کرشن کو نبی و رسول نہیں کہتا۔ اور نہ خدا تعالیٰ نے اس کو بذریعہ وحی الہام کرشن جی کے پیغمبر ہونے کی خبر دی۔ مگر مرزا صاحب کرشن جی کو نبی کہتے ہیں۔ اب دو مجددوں میں اختلاف ہے تو اب فیصلہ کے واسطے کدھر جانا چاہئے اور کس اصول پر چل کر ہم کو حق نظر آ سکتا ہے۔ پس مسلمانوں کے نزدیک مسلمہ اصول یہ ہے کہ مجدد کا الہام خدا کے کلام کے جو محمد پر نازل ہوا برخلاف ہو وہ جھوٹا کلام ہے۔ مجدد صاحب الف ثانی نے تو کرشن کو پیغمبر و نبی و رسول اس واسطے نہیں مانا کہ کرشن نے اپنی پرستش کرائی۔ چنانچہ لکھتے ہیں: الله (معبودان) ہنود نبی و رسول نہیں۔ کرشن و رام نے چونکہ اپنی طرف مخلوق کو بلایا۔ اور ہمارے پیغمبر و رسول جو کہ قریب ایک لاکھ چوبیس ہزار کے ہو گزرے ہیں کسی ایک نے مخلوق کو اپنی پرستش کے واسطے ترغیب نہیں دی اور نہ خود معبود بنے۔ اہل ہنود کے بزرگوں نے اپنے آپ میں حلول ذات باری تعالیٰ جائز رکھا اور مخلوق کو اپنی عبادت کی طرف لگایا۔ اور ممنوع چیزوں کو اپنے واسطے جائز قرار دیا۔ اس دلیل سے کہ خدا کے مظہر ہیں یعنی ان میں خدا ہے۔ اس لئے وہ پیغمبر نہیں ہو سکتے۔ یہ مجدد صاحب کا فرمانا قرآن شریف کے مطابق ہے کہ خدا تعالیٰ جس کو نبوت دیتا ہے وہ مخلوق کو اپنی عبادت کی طرف نہیں بلاتا۔ اور کرشن نے مخلوق سے اپنی عبادت کرائی اور خدا بنا۔ چنانچہ ''گیتا'' میں لکھا ہے:

شعر

من از ہر سہ عالم جدا گشتہ ام تہی گشتہ از خود خدا گشتہ ام

Scanned by CamScanner

کیا یہ شرک نہیں؟ معجزات مسیح کو کس منہ سے شرک کہہ کر انکار کرتے ہیں۔

دیکھو سورۃ آل عمران رکوع ۸: ﴿مَا کَانَ لِبَشَرٍ أَن یُؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْکِتَابَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُولَ لِلنَّاسِ کُونُوا عِبَادًا لِّی مِن دُونِ اللّٰهِ﴾ ترجمہ: ''کسی انسان کو لائق نہیں کہ خدا اس کو کتاب اور عقل اور نبوت عطا کرے اور وہ لوگوں کو کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بنو''۔ اس نص قرآنی سے ثابت ہے کہ مشرک کو خدا نبوت و رسالت نہیں دیتا۔ پس مجدد صاحب کا عقیدہ درست ہے۔ اور مرزا صاحب کا عقیدہ کہ کفار کے راجے اور بادشاہ اور رہبر بھی نبی و پیغمبر ہیں' غلط ہے۔ اور ہندوؤں کے اصول کے بموجب کرشن جی پرمیشور کا اوتار ہیں جو کہ اہل ہنود کے اعتقاد کے مطابق عہدہ نبوت سے بڑھ کر ہے' یعنی اوتار تو (نعوذ باللہ) خود خدا ہی ہوتا ہے۔ اور رسول مخلوق ہوتا ہے اس لئے اوتار کرشن کو رسول کہنا غلطی اور اس کی ہتک ہے کہ خدا کے مرتبہ سے گرا کر رسول بنایا۔ علاوہ ازیں اس طرح تو کفر اسلام کا فرق نہ رہا۔

دوم: اگر بقول مرزا صاحب اہل ہنود و اہل اسلام میں کچھ فرق نہیں تو کرشن کا بروز سوامی دیانند تھا جس نے کرشن جی کی تعلیم تناسخ اور انکار قیامت کو ترقی دی۔ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ کرشن جیسا دہرم کا حامی مسلمانوں کے گھر جنم لے کر مرزا غلام احمد بن کر خود اپنے ہاتھ سے وید مقدس و شاستر اور مذہب اہل ہنود کا رد کرے۔ جب کہ پہلے کرشن جی نے باسدیو اور دیوکی کے گھر میں جنم لیا تھا۔ تو راجہ کنس کو مارا اور اجدھ یعنی دہرم کی خاطر جہاد یعنی جنگ کی۔ عقل تسلیم کر سکتی ہے کہ ایسا بہادر شخص اور خلاف اصول اہل ہنود مسلمانوں کے گھر پیدا ہو۔ اور پھر رقیق القلب ایسا ہو کہ تلوار کا نام سن کر غش کھا جائے۔ اور ڈپٹی کمشنر کے سامنے اقرار کرے کہ پھر ایسے الہام شائع نہ کروں گا۔

Scanned by CamScanner

۱۲..... **عقیدہ مجدد صاحب:** جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی شریعت کی متابعت کریں گے۔

(دیکھو مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی صفحہ ۲۳ مکتوبات ۱۷ دفتر سوم ترجمہ اردو)

عقیدہ مرزا صاحب: عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ وہ ہرگز نہیں آسکتے مسیح کے نازل ہونے کی حقیقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو نہ بتائی گئی تھی وہ مجھ کو بتائی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنے والا مسیح میں ہوں۔ دمشق سے مراد قادیان ہے۔ ابن مریم کے معنی مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ ہے۔ اور حدیثوں میں جو نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کے معنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے ہیں۔

اب مولوی محمد علی صاحب ایم اے فرمائیں کہ دونوں مجددوں میں سے کس کو سچا سمجھیں۔ اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو مجدد الف ثانی صاحب سچے نہیں۔ اور اگر مجدد الف ثانی صاحب سچے ہیں تو پھر مرزا صاحب سچے نہیں۔ یہ فیصلہ تو ہو چکا ہے کہ آپ نے اور ہم نے مجدد الف ثانی صاحب کو سچا مجدد مانا ہوا ہے۔ مگر مرزا صاحب چونکہ خلاف قرآن شریف وخلاف حدیث نبوی وخلاف اجماع امت وخلاف مجدد الف ثانی صاحب وخلاف کل اولیائے امت مسلک اختیار کرتے ہیں۔ تو پھر روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ مرزا صاحب ہی حق پر نہیں۔ کوئی ایک مسلمان کسی طبقہ کے صحابہ کرام سے لے کر تبع تابعین تک بتاؤ، جس کا یہ اعتقاد ہو کہ مسیح فوت ہو گیا۔ اس کا اصالتاً نزول نہ ہوگا۔ اور امت محمدیؐ میں سے ایک شخص محمد ﷺ کی متابعت چھوڑ کر عیسیٰ بن مریم بن کر آئے گا۔ مگر ہم باآواز بلند دعویٰ سے کہتے ہیں کہ کوئی شخص پیش نہ کر سکو گے۔ جب کسی مجدد نے ایسا نہیں کیا تو پھر مرزا صاحب کل امت محمدیہ کے برخلاف جا کر کس طرح مجدد ہو سکتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

اخیر میں مولوی محمد علی صاحب نے مسلمانوں کو ایک عظیم الشان مغالطہ دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم نے جو "براہین احمدیہ" پر "ریویو" لکھا تھا نقل کر کے مرزا صاحب کا مجدد ہونا بتاتے ہیں۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کی دھوکہ دہی دیکھئے کہ یہ ریویو اس وقت کا لکھا ہوا ہے جب کہ مرزا صاحب کی ابتدائی حالت تھی اور اس وقت ان کا کوئی دعوئے نبوت و رسالت و مسیحیت کا نہ تھا' بلکہ مرزا صاحب کا اعتقاد عام اہل اسلام کی مانند تھا۔ اسی کتاب میں جس کا ریویو مولوی محمد حسین صاحب مرحوم نے کیا تھا' صاف صاف لکھا ہوا تھا۔ اصل عبارت مرزا صاحب نقل کی جاتی ہے' **وھو ھذا:**

"جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے' تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا"۔

(دیکھو براہین احمدیہ' ص ۴۹۸، و ۴۹۹، مصنفہ مرزا صاحب)

یہ ریویو اس وقت کا لکھا ہوا ہے جب کہ مرزا صاحب مسلمان تھے۔ اور مسیح کو زندہ آسمان پر یقین کرتے تھے۔ یعنی یہ ریویو ۱۸۸۴ء کا لکھا ہوا ہے۔ اور مرزا صاحب اس وقت مولوی محمد حسین صاحب کے ہم اعتقاد تھے۔ اس واسطے مولوی محمد حسین صاحب نے مرزا صاحب کی درخواست پر ریویو کیا اور یہ قاعدہ ہے کہ تعریف کرنے میں مبالغہ کا ضرور استعمال ہوتا ہے۔ مولوی صاحب نے مبالغہ کے طور پر مرزا صاحب کی تعریف کر دی۔ جیسا کہ ہر ایک ریویو نویس کرتا ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم نے "براہین احمدیہ" کے ریویو لکھنے میں مبالغہ کے طور پر مرزا صاحب کی تعریف کر دی تو کون سی بات ہے مرزا صاحب کی تحریریں جب بتا رہی ہیں کہ اس ریویو لکھنے کے بعد مرزا نے خلاف شرع دعاوی کئے اور "فتح اسلام و توضیح المرام و ازالہ اوہام" میں اپنے کفریات درج کئے۔ تب مولوی محمد

Scanned by CamScanner

حسین صاحب بٹالوی نے اپنا ریویو واپس لے کر مرتے دم تک مرزا صاحب کی مخالفت کی ان پر کفر کے فتوے لگائے سب سے اخیر کا فتویٰ ان کا ''اخبار اہل سنت والجماعت امرتسر'' میں چھپا تھا کہ مرزائیوں کو احمدی کہنا گناہ' چونکہ یہ غلام احمد کے مرید ہیں' اس واسطے ان کو مرزائی کہنا چاہیے۔ یا غلام احمدی کہنا چاہیے' صرف احمدی کہنا غلط ہے۔ کیونکہ احمدی مسلمان ہیں اور غلام احمدی قادیانی نبی کی امت ہونے کے باعث غلام احمدی یا مرزائی ہیں۔ پس ایسی تحریر کو پیش کرنا جو کہ مرزا صاحب کے دعاوی خلاف شرع والہامات وکشوف پر شرک اور کفر سے پہلے لکھا تھا' سخت دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے۔ جب اخیر میں انہوں نے تردید کر دی اور مرزا صاحب کا کفر وشرک تمام دنیا پر ظاہر کر دیا' تو وہ ریویو جو پہلے لکھا تھا۔ ردّی ہو گیا۔ ردّی مضمون کو پیش کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دینا ایک امیر قوم کے مدعی کی شان سے بعید ہے۔

اخیر میں مولوی صاحب نے اشاعت اسلام کا مسئلہ چھیڑا ہے جس کا جواب دینا ضروری ہے۔ لہٰذا ہم اخیر میں جواب عرض کرتے ہیں' مسلمان غور سے پڑھیں اور جواب کے واسطے تیار ہو جائیں تا کہ مرزائی دھوکہ سے ان کی جیبوں سے اشاعت اسلام کے بہانہ سے روپیہ نہ نکال لیں اور یہی روپیہ مرزائیت کی اشاعت میں خرچ ہو۔

اشاعت اسلام

مولوی صاحب صفحہ ۲۹ پر لکھتے ہیں اس زمانہ میں دعوت الٰہی اسلام کے کام کی طرف سے مسلمان غافل ہو رہے تھے اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے مجدد کو اپنی جناب سے یہ الہام کیا کہ وہ ایک جماعت اس غرض سے تیار کرے۔ کیونکہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق کام مجدد کے سپرد کیا جاتا ہے اور یہ زمانہ ایسا آ گیا تھا کہ اسلام ہر ایک طرف سے دوسرے

Scanned by CamScanner

مذہب کے حملوں کا شکار ہونے لگا۔ ایسے وقت میں اگر اللہ تعالیٰ بانی دین کی تائید نہ کرتا تو دنیا میں اس کا وجود باقی رہنا مشکل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے صدی کے مجدد کے سپرد یہ کام کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ اسلام کے منور چہرہ کو دنیا پر ظاہر کرے۔ چنانچہ آپ نے آخر تک یہی کام اشاعت اسلام کیا...... (الخ)۔

الجواب: مولوی محمد علی صاحب نے جو اس عبارت میں لکھا ہے کہ مسلمان دعوت الٰہی اسلام کی طرف سے غافل تھے' غلط ہے۔ سب سے پہلے اس کی فکر سرسید کو ہوئی۔ مرزا صاحب سے پہلے سرسید مرحوم نے اسلام کا منور چہرہ دکھلایا اور بہت سے مسائل اسلام کی الٹ پلٹ کر کے مخالفین پادریوں کو دندان شکن جواب دیئے اور ''خطبات احمدیہ'' کتاب لکھی اور انگریزی میں شائع کی' جس کی وجہ سے اسلام ولایت میں پھیلنا شروع ہوا اور 'عبداللہ کوئیلم' شیخ الاسلام بنا۔ اگر یہی تجدید ہے کہ مخالفین کے اعتراض سے ڈر کر مسائل اسلام کی تاویل کی جائے جو کہ ایک قسم کا انکار ہے تو یہ تجدید سرسید بدرجہ اعلیٰ کر چکا اور وہی اکبر مجدد ہے۔ مرزا صاحب نے بھی سرسید کی پیروی کی اور وفات مسیح اور محالات عقلی اور قانون قدرت کے الفاظ سیکھے۔ مگر فرق یہ ہے کہ سرسید کی غرض ٹکے کمانے کی نہ تھی اس نے معقول طریقہ حضرت مسیح کے بارے میں بحث کی اور مسیح کی خصوصیات کی تردید کی۔ مسیح کی خصوصیات یہ ہیں:

۱...... **مسیح کا بلا باپ پیدا ہونا:** چونکہ یہ عیسائیوں کی ٹھوکر کا باعث ہوا۔ کیونکہ خدا کا بیٹا خدا ہوتا ہے اس لئے سرسید نے مسیح کے بغیر باپ کے پیدا ہونے سے انکار کیا اور انجیلوں سے ثابت کیا کہ مسیح یوسف نجار کا بیٹا تھا۔

۲...... خصوصیت مسیح کے دوبارہ آنے کی تھی۔ جس کے واسطے حیات مسیح لازمی تھی سرسید نے

Scanned by CamScanner

نزول مسیح و آمد مہدی سے بھی انکار کیا' کیونکہ طبعی مردے کبھی واپس دوبارہ دنیا میں نہیں آتے۔

۳......خصوصیت معجزات مسیح مردوں کا زندہ کرنا اور مادرزاد اندھوں کو شفا دینا۔ جانور مٹی کے بنا کر ان میں روح پھونکنا۔ سرسید نے ان معجزات سے بھی انکار کیا اور تاویل کی۔ مرزا صاحب بھی سرسید کے پیرو ہوئے' معجزات مسیح سے انکار کیا اور تاویل کی اور مسمریزم کہا اور مسیح کی خصوصیات کی تردید کی۔ اور مولوی چراغ علی صاحب کی کتاب حالات صلیب دیکھ کر وفات مسیح کو اپنی مسیحیت کی بنیاد بنایا۔ چونکہ مرزا صاحب غرض رکھتے تھے اور پیری مریدی کی دوکان کھولنا چاہتے تھے' اس لئے انہوں نے مسیح کے رفع جسمانی و نزول جسمانی سے تو انکار کیا مگر غرض نے ان کو مجبور کر دیا کہ نزول مسیح کو مانا جائے۔ کیونکہ حدیثوں میں نزول مسیح کا ذکر ہے اور مسلمانوں کو انتظار ہے۔ اس لئے مرزا صاحب نے سوچا کہ حدیثوں کا نام سن کر مسلمان پھنس جائیں گے۔ پس نزول مسیح کو مانا اور رفع مسیح سے انکار کیا۔ چونکہ یہ دعویٰ نامعقول تھا کہ نزول بغیر رفع کے ثابت ہو۔ کیونکہ جب شملہ سے کسی شخص کا آنا تسلیم کیا جائے تو اس شخص کا شملہ جانا خود بخود ثابت ہو جاتا ہے۔ اس لئے مرزا صاحب نے اہل ہنود کے باطل مسائل حلول و بروز کا سہارا لیا۔ اور تاویل نزول کی اس طرح کی کہ روحانی نزول ہوگا۔ یعنی امت محمدی میں سے کوئی شخص مسیح ہوگا جو کہ ماں کے پیٹ سے پیدا شدہ ہوگا۔ جیسا کہ انبیاء کا ظہور ہوا تھا۔ نزول کے معنی پیدا ہونے کے کئے۔ مگر مرزا صاحب یہ نہ سمجھے کہ اس قسم کے مسیح تو امت محمدی میں پہلے کئی ایک ہو چکے ہیں۔ جب وہ سچے نہ تھے تو میں کس طرح سچا مسیح ہو سکتا ہوں۔

۱......فارس بن یحییٰ نے مصر کے علاقہ میں عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔ (دیکھو کتاب المختار)

Scanned by CamScanner

۲.....ابراہیم بزلہ نے عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔ (دیکھو ہدیہ مہدویہ)

۳.....شیخ محمد خراسانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ (دیکھو ہدیہ مہدویہ)

مدعی مسیحیت تو بہت ہیں صرف اختصار کی غرض سے تین لکھے ہیں۔ جب یہ مدعیان اپنے دعویٰ مسیحیت میں جھوٹے سمجھے گئے' تو مرزا صاحب' عیسیٰ بن مریم کس طرح سچے ہو سکتے ہیں۔ جب کہ ان سے بھی مسیح کے کام نہ ہوئے' بلکہ اسلام ایسا مغلوب ہوا کہ کسی کے وقت نہ ہوا تھا' تو پھر یہ کیوں کر سچے مسیح موعود ہو سکتے ہیں۔ مرزا صاحب نے نہ صرف مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا' بلکہ بہت پریشان دعوے کئے' چنانچہ لکھتے ہیں: ''میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں' آخر کرشن آریوں کا بادشاہ ہوں۔ (دیکھو تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۴، ص ۸۵ مصنفہ مرزا صاحب)

حالانکہ کسی حدیث میں نہیں لکھا کہ آنے والے مسیح کے اس قدر دعاوی ہوں گے اور وہ کرشن بھی ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے مرید کس اسلام کی اشاعت کرنا چاہتے ہیں' آیا سر سید کا اسلام جو مرزا صاحب الفاظ تبدیل کر کے پیش کرتے ہیں جو کہ اصل میں نیچریوں اور معتزلہ کی باتیں ہیں۔ یا اصلی اسلام جو کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین اور اولیاء اور مجددین کا ہے۔ جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہو لے کہ کس اسلام کی اشاعت مرزا صاحب اور ان کے مرید کرتے ہیں اور کریں گے' تب تک مسلمان ہرگز ہرگز چندہ نہیں دے سکتے۔ مرزا صاحب نے جو اسلامی مسائل کی اولٹ پلٹ کی ہے اور شرک اور کفر کے الہامات اور کشوف جو اسلام میں داخل کئے' اس سے تو مرزا صاحب نے بجائے منور چہرہ اسلام کے' مکدر اور سیاہ داغدار چہرہ اسلام کا دکھایا۔

چنانچہ ''توضیح المرام ص ۲۹'' پر لکھتے ہیں: ''اس کے (انسان) کے فنا فی اللہ

Scanned by CamScanner

ہونے کی حالت میں خدا تعالیٰ اپنی پاک تجلی کے ساتھ اس پر یعنی انسان پر سوار ہوتا ہے''۔ یہ ہے قادیان کا اسلام' اور پھر جو جو عقائد عیسائیوں اور آریوں کے تھے اسلام میں داخل کئے۔ ایک عیسائی اگر مسلمان ہو تو اس کو کیا فائدہ ہوا' پہلے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتا تھا۔ مگر اب مرزائیوں کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر مرزا صاحب کے الہامات کے بموجب ان کو خدا کا صلبی بیٹا اور خدا کے پانی سے پیدا شدہ خدا کا بیٹا تسلیم کرے گا۔ دیکھو الہام مرزا صاحب: **اسمع ولدی، انت منی بمنزلة ولدی، انت منی منزلة اولادی، انت من ماء نا** وغیرہ وغیرہ۔ اور اگر کوئی آریہ مسلمان ہو اور قادیانی عقائد اسلام کے مطابق مرزا صاحب کو کرشن جی کا اوتار مانے۔ اور باطل مسائل اوتار اور حلول اور تناسخ' جس کا نام مرزا صاحب نے بروز رکھا ہے۔

دیکھو توضیح المرام' ص ۱۳ میں لکھتے ہیں: ''اس جگہ خدا تعالیٰ کے آنے سے مراد حضرت محمد کا آنا ہے''۔ تو وہ حیران ہوگا کہ اسلام میں بھی وہی باتیں اور فاسدہ عقائد و باطل مسائل ہیں' جن کو میں چھوڑنا چاہتا ہوں' وہی مسائل یہاں بھی ہیں تو مسلمان ہونے کا کیا فائدہ۔

آریہ لوگ روح اور مادہ کو قدیم مانتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب نے بھی اپنی کتاب ''مرام'' میں روح اور مادہ کی قدامت لکھی ہے۔ تو پھر کس منہ سے آریوں پر شرک کا الزام دیا جاتا ہے کہ وہ روح اور مادہ کو انادی مانتے ہیں اور مشرک ہیں۔ دیکھو مرزا صاحب کیا لکھتے ہیں: ''اب جب کہ یہ قانون الٰہی معلوم ہو چکا کہ یہ عالم اپنے جمیع قوائے ظاہری و باطنی کے ساتھ حضرت واجب الوجود سے بطور اعضا کے واقعہ ہے اور ہر ایک چیز اپنے محل اور موقعہ پر اعضا ہی کا کام دے رہی ہے اور ہر ایک ارادہ خدا تعالیٰ کا انہیں اعضاء کے

Scanned by CamScanner

ذریعہ سے ظہور میں آتا ہے کوئی ارادہ بغیر ان کے توسط کے ظہور میں نہیں آتا‘‘......(الخ)

(ص ۳۵ توضیح المرام مصنفہ مرزا صاحب)

ناظرین کرام: پہلے مرزا صاحب صفحہ ۳۴ پر لکھ آئے ہیں کہ ’’قیوم عالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض اور طول رکھتا ہے‘‘......(الخ)۔ اب مزید براں لکھتے ہیں کہ ’’جیسے قوائے اس عالم کے حضرت واجب الوجود کے لئے بطور اعضاء کے کام دیتے ہیں‘‘۔ جس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اس مسئلہ میں آریوں کے ہم خیال ہیں کیونکہ آریہ بھی یہی کہتے ہیں کہ روح اور مادہ کو خدا نے نہیں بنایا یہ انادی ہیں۔ مرزا صاحب بھی فرماتے ہیں کہ عالم کے جمیع قوائے خدا تعالیٰ کے اعضاء ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جس وجود کے اعضاء ہوں وہ وجود اور اس کے اعضاء ایک ہی وقت کی ساخت ہوتے ہیں۔ پس جب سے خدا تب سے اس کے اعضاء اور تمام عالموں کی پیدائش امتزاج و آمیزش و حرکت مادہ اور روح سے ہوتی ہے جو مرزا صاحب کے مذہب میں خدا تعالیٰ کے اعضاء ہیں تو قدیم ثابت ہوئے کیونکہ خدا کی ذات سے اس کے اعضاء جدا نہیں ہو سکتے۔ **افسوس!** یہی اسلام مرزائی پیش کرتے ہیں اور اسی واسطے مسلمانوں سے چندہ لیتے ہیں۔ ایسا کون بیوقوف ہوگا کہ اپنے ہاتھ سے اسلام کی ہتک و ہنسی کرائے۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے مجدد کو ایک جماعت دی جو اس کے دین کی اشاعت کرتی ہے‘‘۔ مولوی صاحب کو واضح ہو کہ مرزا صاحب سے بڑھ کر کاذب مدعیان کو جماعتیں ملتی رہی ہیں۔ **مسیلمہ کذاب** کو پانچ ہفتہ کے قلیل عرصہ میں ایک لاکھ سے اوپر جماعت مل گئی تھی جو کہ اس کے باطل عقائد کی ترویج و تحریک و تائید و اشاعت کرتی تھی۔ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس فتنہ کو فرو نہ کرتے اور مسیلمہ مارا نہ جاتا تو اس کی جماعت

Scanned by CamScanner

ایک کو بھی مسلمان نہ رہنے دیتی۔ اور لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کی طرح مسیلمہ اور اس کے پیرو بھی یہی کہتے تھے کہ حقیقی اسلام یہ ہے جو مسیلمہ پیش کرتا ہے۔ خانہ کعبہ کو بیت اللہ کہنا شرک ہے۔ میں محمد ﷺ کا نائب ہوں جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون تھا۔ مرغ کو حرام کر دیا۔ ایک نماز معاف کر دی اور حقیقی اسلام کا مدعی تھا۔ **بہبود** **زنگی کاذب مدعی** کی جماعت پانچ کروڑ پانچ لاکھ تھی' وہ بھی اشاعت کے واسطے خدا نے اس کو دی تھی۔ (تذکرۃ المذاہب ص ۱۲۳)

حسن بن صباح کو بھی خدا تعالیٰ نے ایسی ہی زبردست جماعت دی تھی کہ دنیا بھر کی سلطنتیں اس سے کانپتی تھیں' اور وہ اپنے اسلام کی اشاعت کرتے تھے۔ **علی محمد باب** کی جماعت تو اب تک کام کر رہی ہے اور لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ اور اپنے اسلام کی اشاعت کرتی ہے۔ جناب مولوی صاحب! یہ **سوانگ** جو مرزا صاحب نے بھرا ہے' کوئی نرالا نہیں اور نہ ان کی جماعت نرالا کام کر رہی ہے۔ سب کاذب مدعی ایسا ہی کرتے آئے ہیں۔

سید محمد جونپوری کی جماعت ایسی جوشیلی تھی کہ جو ان کے عقائد کی مخالفت کرتا' اس کو قتل کر دیتے۔

یہ مولوی محمد علی صاحب نے بالکل غلط لکھا ہے کہ مسلمان اشاعت کی طرف سے بالکل غافل تھے۔ اشاعت اسلام تو ہمیشہ سے مسلمان علماء و تاجر کرتے آئے۔ مگر خدا کے فضل سے ان کو شیطان نے یہ دھوکہ نہیں دیا کہ تم نبی و رسول و محدث و مجدد ہو۔ وہ خدا کے واسطے خدمت اسلام کرتے رہے اور کر رہے ہیں چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

۱...... اسلام کی حقیقی روح عرب کے سوداگروں اور واعظوں نے مجمع الجزائر' لایا' روس' تاتار چین' بڑغاسکر اور افریقہ میں بلا کسی ملکی امداد کے اسلام پھیلایا۔ (ص ۱۲ النبی والاسلام)

Scanned by CamScanner

۲......قادریہ اور سنوسیہ فرقہ کا نمونہ مسلمانوں کے واسطے قابل تقلید ہے جنہوں نے نہ تو دوسروں کو کافر بنایا اور نہ اپنے لئے کذابوں اور خود پرستوں کی طرح نبوت ومہدویت کا منصب تجویز کیا اور نہ اپنے منکروں کو لعنتی اور جہنمی قرار دیا۔ (ص ۱۲۔)

۳......۱۹۰۶ء میں جاپان میں سلطنت حقانیہ کی طرف سے علماء گئے اور ۱۸ ہزار جاپانیوں کو مسلمان کیا۔ (دیکھو ص ۱۴۴ مقاصد اسلام بحوالہ سفر نامہ جاپان علی احمد جرجاوی مصری ایڈیٹر اخبار الارشاد)

۴...... چہارم ہندوستان میں علمائے بنگال کی انجمن اشاعت اسلام کام کر رہی ہے اور ان کو بہت کامیابی ہوئی ہے۔ ۱۳ وظیفہ خوار اور ۱۴ آنریزی مبلغین کام اشاعت اسلام کا کر رہی ہیں۔ اور مبلغین کی کوشش سے ۲۹ ہزار مسلمان رسومات قبیحہ چھوڑ کر پکے مسلمان بنائے گئے۔ ۳۵۶ بددین بھنگڑ خانوں سے نکال کر راہ راست پر لائے گئے۔ ۱۲۵ عیسائی ۵۲ بدھ ۱۶۹ ہندو مسلمان کئے گئے۔ (دیکھو رپورٹ انجمن علمائے بنگال از ۱۹۱۳ء تا ۱۹۱۵ء)۔ غرض یہ مولوی صاحب کا لکھنا بالکل غلط ہے کہ سوائے مرزا صاحب کی جماعت کے کوئی اور دوسرا اشاعت اسلام نہیں کرتا۔ باہر غیر ممالک میں تو اسلام کے پاک اصولوں کو دیکھ کر لاکھوں کی تعداد میں اسلام قبول کر رہے ہیں۔ شیخ سنوسی کی متبرک ذات سے پولس وغیرہ ممالک میں اسلام بہت تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ 'اسلام محمدی' کی تو اشاعت ہوتی ہے اور کوئی جگہ اور شہر خالی نہیں کہ علمائے اسلام تھوڑی بہت نصیحت نہ کرتے ہوں۔ ہاں 'مرزائی اسلام' کی جس میں مرزا صاحب نے کفر وشرک کے مسائل اوتار، ابن اللہ، تجسم خدا روح اور مادہ انادی ماننا اور دیگر کفریات جن کا ذکر پہلے آچکا ہے' اشاعت نہ مسلمانوں پر ضروری ہے اور نہ کرتے ہیں' بلکہ مسلمانوں کا حسب الارشاد رسول اللہ ﷺ مرزائیوں کے فتنہ سے بچنا فرض ہے۔ جب مرزائیوں کا اپنا اسلام درست نہیں ہے تو دوسروں کو کیا تبلیغ کر سکتے ہیں۔

والسلام' پیر بخش سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور۔

Scanned by CamScanner

ضروری نوٹ: رسالہ انجمن تائید الاسلام ماہ جنوری ۱۹۲۰ء میں علمائے اسلام کی طرف سے سات سوال لکھے گئے تھے۔ جن کا جواب آج تک لاہوری جماعت نے نہیں دیا۔ لہٰذا پھر لکھے جاتے ہیں۔ جب تک ان سوالات کے جواب نہ دیئے جائیں گے کوئی مسلمان چندہ نہ دے گا' تاکہ مسلمانوں کے چندہ سے اشاعت مرزائیت وکفریات نہ ہو۔ سوال یہ ہیں:

۱.....مرزا صاحب آپ کے اعتقاد میں سچے صاحب وحی تھے۔ یعنی ان کی وحی تورات، انجیل وقرآن کی مانند تھی کہ جس کا منکر جہنمی ہو؟

۲.....جو جو الہام مرزا صاحب کو ہوئے' آپ ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یقین کرتے ہیں؟

۳.....مرزا صاحب کے الہاموں کو وساوس شیطانی سے پاک یقین کرتے ہیں؟

۴.....مرزا صاحب کے کشوف منجانب اللہ تھے؟

۵.....شیطانی الہامات اور شیطانی کشوف کی کیا علامات ہیں؟

۶.....مرزا صاحب نے جو حقیقۃ الوحی کے 'ص ۲۱۱' پر لکھا ہے کہ ''میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر''۔ کیا آپ کا بھی یہی ایمان ہے؟

۷.....اگر مرزا صاحب کے عقائد اہل سنت والجماعت کے تھے اور آپ کے بھی ہیں' تو مسلمان کے ساتھ مل کر نمازیں کیوں نہیں پڑھتے؟

تمام شد

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner